دروس

شرح جامی

افادات:

حضرت مولانا الحاج محمد زہیر روحانی بازی

مرتّب: اِنعام الحسن امروہی

شرح جامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اچھا بھائی، ہم ترکیب کرر ہے تھے بھائی۔ سب سے پہلے ہم نے جملہ اسمیہ کی ترکیب شروع کی۔ میں نے آپ کو بتایا تھا، ایک ہے جملہ اسمیہ اور ایک ہے جملہ فعلیہ۔ جملہ اسمیہ وہ ہے جس کا پہلا جزءاسم ہو۔ جملہ فعلیہ وہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو۔ پھر ہم نے جملہ اسمیہ کی ترکیب شروع کی اور میں نے آپ کو بتلایا کہ جملہ اسمیہ کے اندر دو چیزیں ہوتی ہیں؛ ایک ہے مبتدا اور ایک ہے خبر۔ آسان لفظوں میں، مبتدا وہ جس کے بارے میں بات کی جائے اور خبر وہ جو بات کی جائے۔ آپ بھی اپنے کلام میں غور کرلیں، آپ جب بھی بات کرتے ہیں کسی چیز کے بارے میں کرتے ہیں اور کوئی بات کرتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی چیز جو ہوتی ہے، آپ کے کلام اردو کے کلام میں بھی کیا ہوگی؟ مبتدا، یعنی مسند الیہ ہوگی اور کوئی نہ کوئی آگے خبر یعنی مسند آئے گا بھائی۔

مبتدا کے اندر جو ہے اصل ہے کہ وہ معرفہ ہو، کبھی کبھار مبتدا نکرہ بھی آجاتا ہے لیکن وہ خاص خاص جگہیں ہیں، خاص شرطیں ہیں۔ اور خبر کے اندر اصل یہ ہے کہ وہ نکرہ ہو بھائی اور کبھی کبھی خبر بھی معرفہ آجاتی ہے۔ تو اب آپ کو معرفہ اور نکرہ کی پہچان ہونی چاہیے، تو میں نے آپ کو بتلایا تھا کہ معرفہ کل کتنے ہیں؟ سات ہیں۔ یادرکھو اس ترکیب میں، میں جو کچھ بتاؤں بہت ہی ضروری باتیں میں بتاتا ہوں، بہت ہی ضروری۔ ان میں سے کوئی ایک بات بھی ایک دفعہ آجائے تو آپ نے اس کو بھولنا نہیں ہے، ٹھیک ہے؟ اس کو بھولنا نہیں ہے، اس کا پھر تکرار کرو، بار بار تکرار کرو۔ میری بھی کوشش ہوتی ہے کہ چیزوں کا بار بار تکرار کرواتا رہوں، کرواتا رہوں یہاں تک کہ آپ کے ذہن میں جم جائیں۔ لیکن اصل چیز ہوتی ہے طالب علم کی اپنی محنت۔ تو آپ جب بعد میں وقت ملے تو اس کو پھر دہرائیں، ان سارے ضابطوں کو بھی دہرائیں، ان ساری باتوں کو بھی دہرائیں، جو ترکیبیں آپ نے کی ہوتی ہیں، جو میں کروادیتا ہوں پھر ان کو دوبارہ کیا کریں بھائی۔ تاکہ آپ کی زبان پر رواں ہوجائے، آپ کو مہارت آپ کی بڑھتی چلی جائے۔

اور میں بہت ہی کوئی ضروری بات ہوتی ہے وہ کرتا ہوں، عام ادھر ادھر کی باتیں اس ترکیب میں میں نہیں کرتا ورنہ بڑی لمبی تفصیل ہوسکتی ہے۔ تو جو کچھ میں بتادوں اس کو آپ نے اچھی طرح سمجھنا ہے۔ اگر سمجھ میں نہ آئے تو مجھ سے پوچھیں اور اگر مجھ سے نہیں پوچھا، اپنے ساتھیوں سے پوچھیں، جب تک حل نہ ہو اس کو چھوڑیں نہ۔

تو مبتدا کے اندر اصل ہے معرفہ ہونا اور خبر میں اصل ہے نکرہ ہونا۔ تو اب آپ کو معرفہ اور نکرہ کی پہچان ہونی چاہیے اور معرفہ کل سات ہیں:

نمبر ایک: تمام ضمیریں۔

نمبر دو: علم۔

نمبر تین: اسمائے اشارہ۔

نمبر چار: اسمائے موصولہ۔

نمبر پانچ: معرفہ بالنداء۔

نمبر چھ: معرفہ باالف لام۔

اور نمبر سات: جوان میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، علاوہ معرفہ بالنداء کے، ان کے اس کے علاوہ کسی ان باقی پانچ میں سے کسی کی طرف جو مضاف ہو۔

اور میں نے آپ کو یہ بھی بتلایا تھا کہ مبتدا بھی مرفوع ہوتا ہے اور خبر بھی مرفوع۔ جہاں بھی مبتدا آ جائے، آپ سمجھ جائیں اس پر کیا پڑھنا ہے؟ رفع۔ اسی طرح جس لفظ کے بارے میں بھی آپ کو پتہ چل جائے کہ یہ خبر ہے، ساتھ ہی ایک اور بات کا بھی آپ کو پتہ چل جانا چاہیے کہ اس پر کیا پڑھنا ہے؟ رفع۔ پھر میں نے آپ کو یہ بھی بتلایا تھا کہ چاہے رفع ہو، چاہے نصب ہو، چاہے جر، وہ لفظاً بھی ہوسکتا ہے، تقدیراً بھی اور محلاً بھی۔

محلاً بھی، تو اب آپ نے غور کرنا ہے کہ جو لفظ مثلاً مبتدا آ گیا، آپ کو پتہ چل گیا کہ اس پر رفع ہی پڑھنا ہے۔ کوئی ہزار دفعہ آپ کو کہے اس پر نصب یا جر پڑھنا ہے، آپ نے کہنا، آپ کہیں گے کہ نہیں۔ اگر یہ مبتدا ہے تو مبتدا پر کیا پڑھنا ہے؟ رفع پڑھنا ہے۔ ہاں، پھر غور کرنا ہے کہ یہ مبتدا جو ہے، یہ مبنی ہے یا معرب؟ اگر مبنی ہو تو اعراب محلاً ہوتا ہے اور اگر معرب ہو تو پھر اعراب کبھی لفظاً ہوتا ہے اور کبھی تقدیراً۔ تو لفظاً اور تقدیراً وہ سولہ قسمیں جو نحو میر میں آپ نے پڑھی تھیں، جو ہم نے بھی گذشتہ سے پیوستہ سبق میں ہم نے کر لی تھیں، اس کو بار بار دہرائیں بھائی۔ یہ دو چار چیزیں ہیں یاد کرنے والی، آپ انشاء اللہ بہترین عبارت حل کرنے لگیں گے بھائی۔

تو مبنی کا اعراب ہمیشہ کیا آئے گا؟ محلاً۔ محلاً کا کیا معنی؟ محل جگہ کو کہتے ہیں، یعنی یہ جگہ رفع والی ہے لیکن یہاں مبنی آ گیا، اگر معرب آتا تو رفع ظاہر ہو جاتا۔ تو مبنی کو کیا کہیں گے؟ کہ مثلاً یہ مرفوع ہے محلاً، یعنی یہ محل کے اعتبار سے مرفوع ہے، لفظوں کے اعتبار سے مرفوع نہیں، یہ رفع کو جگہ نہیں دیتا۔ اور پھر آپ کو مبنیات کی پہچان ہونی چاہیے تاکہ آپ مبنی اور معرب میں فرق کر سکیں۔ مبنیات تو ویسے آٹھ ہیں لیکن کم از کم تین تو آپ کو ہر وقت یاد ہونے چاہئیں۔ ویسے تو آٹھ یاد کر لیں، کوئی مشکل نہیں ہے، آٹھ چیزیں ہیں، آٹھ نام ہیں، لیکن تین تو ہر وقت آپ کے ذہن میں ہوں۔

نمبر ایک: تمام ضمیریں۔

نمبر دو: اسمائے اشارہ۔

اور نمبر تین: اسمائے موصولہ۔

ضمیر آ جائے، اسم اشارہ آ جائے یا اسم موصول آ جائے، آپ سمجھ جائیں اس پر اعراب محلاً آئے گا۔ چاہے رفع ہو، چاہے نصب ہو، چاہے جر ہو۔ جس جگہ پر یہ آئیں گے لیکن ہوں گے محلاً ہی بھائی، ان کا اعراب محلاً ہوگا۔ اور اس کے علاوہ جو معرب کی باقی قسمیں ہیں، ان کا اعراب یا لفظاً ہوگا یا تقدیراً۔ لفظاً کا کیا معنی؟ کہ ہم اس اعراب پر باقاعدہ تلفظ کرتے ہیں۔ رفع ہو تو رفع پر تلفظ ہوگا، نصب ہو تو نصب پر تلفظ ہوگا، جر ہو تو جر۔ تلفظ کا معنی یہ کہ سننے سے ہی دوسرے کو پتہ چل جائے گا کہ آپ اس پر رفع پڑھ رہے ہیں، نصب یا جر۔ رَجُلٌ، میں نے کیا پڑھا؟ رفع، دیکھو تلفظ سے سننے سے ہی آپ کو پتہ چل گیا۔ رَجُلاً، میں نے کیا پڑھا؟ نصب۔ رَجُلٍ، جر، دیکھا؟ یہ ہے اعرابِ لفظی۔ اور کبھی اعرابِ لفظی معرب پر نہیں آ سکتا، وہاں تقدیراً اعراب آتا ہے۔ تقدیراً کا معنی ہے فرض کر لو، فرض کر لو۔ جیسے جَاءَ مُوْسٰی، رَاَیْتُ مُوْسٰی، مَرَرْتُ بِمُوْسٰی، دیکھو یہ ایک میں مرفوع ہے، ایک میں منصوب، ایک میں مجرور لیکن ایک جیسا رہتا ہے، بدلتا نہیں۔ تو ہے تو یہ معرب، میں نے آپ کو بتلایا تھا کہ یہ جو مبنیات ہیں، یہ جو آٹھ مبنیات ہیں، یہ مبنی کیوں ہیں؟ کیونکہ ان کی مشابہت ہے مبنی الاصل کے ساتھ۔

ان کی مبنی کوئی چیز ویسے کوئی لفظ مبنی نہیں بنتا جب اس کی مشابہت ہو جاتی ہے مبنی الاصل کے ساتھ، پھر وہ مبنی کہلاتا ہے۔ اور مبنی الاصل تین چیزیں ہیں، کون کون سی؟ فعلِ ماضی، نمبر دو فعلِ امر اور نمبر تین تمام حروف۔ فعلِ ماضی، فعلِ امر اور تمام حروف، یہ ہیں مبنی الاصل۔ یعنی ذات کے اعتبار سے ہی مبنی ہیں اور ان کے ساتھ جس کی مشابہت جس اسم کی، دیکھو یہ جو تین ہیں ان میں سے اسم کوئی نہیں۔ ایک فعلِ ماضی ہے، ایک فعلِ امر ہے اور نمبر تین حروف ہیں۔ اسم کوئی نہیں لیکن اسم میں جو آٹھ قسم کے مبنی آتے ہیں وہ کیوں مبنی ہیں؟ ان کی ان کے ساتھ مشابہت ہے اور ہر مشابہت نہیں مراد، کچھ خاص مشابہتیں ہیں جن کا ذکر علمائے نحو اپنی کتابوں میں کرتے ہیں بھائی۔ تو یہ آٹھ مبنی ہیں۔

اور پھر میں نے آپ کو بتلایا تھا کہ یہ اعرابِ تقدیری جو ہے، قَدَّرَ یُقَدِّرُ تقدیر کا کیا معنی ہے؟ فرض کرنا۔ قَدَّرَ یُقَدِّرُ تقدیر کا معنی ہے فرض کرنا۔ تو جَاءَ مُوْسٰی، رَاَیْتُ مُوْسٰی، مَرَرْتُ بِمُوْسٰی، اس پر رفع، نصب، جر، تینوں تقدیری ہیں۔ جَاءَ مُوْسٰی، رفع تقدیری۔ رَاَیْتُ مُوْسٰی، نصب تقدیری۔ مَرَرْتُ بِمُوْسٰی، باجارہ داخل ہو گئی تو یہ مجرور ہے تقدیراً۔ مجرور تقدیراً کا کیا معنی؟ کہ فرض کر لو اس پر جر آ گیا ہے۔ منصوب تقدیراً ہو تو فرض کر لو اس پر نصب آ گیا ہے۔ بھائی کیا وجہ ہے

،فرض کیوں کرتے ہو؟ میں نے وجہ بتائی تھی کہ مبنی اعراب کو جگہ ہی نہیں دیتا اور معرب وہ ہے جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدلتا ہے۔

اب دیکھو یہ موسیٰ اور عیسیٰ جیسے الفاظ، ان کی مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت نہیں۔ جب مشابہت نہیں تو یہ مبنی ہیں؟ نہیں۔ جب مبنی نہیں ہے تو معرب ہیں، تیسری تو کوئی صورت نہیں۔ اور معرب اس کو کہتے ہیں جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدلتا ہو اور ان کا آخر بدل نہیں رہا۔ تو یہاں نحویوں پر اعتراض ہوتا تھا کہ بھائی یہ تو معرب ہیں، ان کا آخر تو نہیں بدل رہا، پھر یہ کیسے معرب ہیں؟ یہ تو معرب نہیں ہیں۔ معرب کی تو آپ نے کیا تعریف کی؟ جس کا آخر بدلتا ہو عوامل کے بدلنے سے۔ تو وہ پھر مجبور ہو گئے، اس کو معرب میں داخل رکھنے کے لیے انہوں نے کہا کہ فرض کرلو بدل گیا ہے۔ جَاءَ مُوْسٰی ،فرض کرلو رفع آچکا۔ رَاَیْتُ مُوْسٰی ،فرض کرلو نصب آچکا۔ مَرَرْتُ بِمُوْسٰی ،فرض کرلو جر آچکا۔ تو رفع، نصب، جر آرہا ہے یا نہیں آرہا؟ آرہا ہے، تو یہ معرب کے اندر داخل ہے۔ معرب بھی وہ ہے جس کا آخر بدلتا ہے، اس کا آخر بھی بدل رہا ہے، اگرچہ لفظاً نہیں بدل رہا لیکن تقدیراً بدل رہا ہے، فرض کرلیا آپ نے بدل رہا ہے۔ تو اب یہ معرب کی تعریف میں داخل ہے۔

اس کے بعد گذشتہ سبق میں ہم نے موصوف صفت کی ترکیب شروع کی تھی۔ میں نے آپ کو بتلایا کہ معرفہ کے بعد معرفہ ایک آئے یا دو یا تین تو عموماً پہلا معرفہ موصوف بنتا ہے اور بعد والے اس کی صفت بنتے ہیں۔ اسی طرح ایک نکرہ کے بعد آگے ایک نکرہ آئے یا زیادہ آجائیں تو پہلا موصوف بنتا ہے اور بعد والے صفت بنتے ہیں عموماً، ہمیشہ نہیں لیکن عموماً۔ اور بشرطیکہ آخری نکرہ کے بعد کوئی معرفہ نہ آئے، کیونکہ اگر آخری نکرہ کے بعد کوئی معرفہ آگیا تو پھر وہ مضاف، مضاف الیہ بھی بن سکتے ہیں۔ صورت سمجھ میں آگئی۔

اور پھر میں نے موصوف صفت کے ترجمہ کرنے کا طریقہ سکھایا تھا۔ میں نے بتلایا تھا کہ عربی کے اندر موصوف مقدم ہوتا ہے اور صفت مؤخر ہوتی ہے۔ رَجُلٌ شُجَاعٌ ،رَجُلٌ موصوف ہے اور شُجَاعٌ صفت۔ لیکن اردو میں صفت مقدم ہوتی ہے تو رَجُلٌ شُجَاعٌ یہ ترجمہ کرو، کیا ترجمہ ہوگا؟ بہادر آدمی۔ یہ ہے نکرہ میں، دیکھو بہادر آدمی کوئی بھی ہوسکتا ہے، زید، عمر، بکر، خالد، کوئی بھی۔ تو یہ نکرہ ہے، ہر ایک پر یہ صادق آسکتا ہے، ہر بہادر آدمی پر۔ لیکن جب معرفہ ہو، اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ ،تو اب اس کا کیا ترجمہ ہوگا؟ وہ بہادر آدمی۔ دیکھو الف لام کے ذریعے کیا ہوتا ہے؟ کسی چیز کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ تو یہ کوئی متعین آدمی ہے جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں۔ مثلاً میں آپ سے کہتا ہوں، جَائَنِیْ رَجُلٌ شُجَاعٌ ،کل میرے پاس کوئی ایک بہادر آدمی آیا تھا، فَاَکْرَمْتُ الرَّجُلَ الشُّجَاعَ ،تو میں نے اس بہادر آدمی کا اکرام کیا، دیکھو ایک خاص بہادر آدمی کی

طرف اشارہ ہے۔تو یہ کیا ہے؟ معرفہ،تو اس کا ترجمہ کیا کریں گے اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ ؟ وہ بہادر آدمی یا اس بہادر آدمی، موقع کے مطابق جس طرح بھی ترجمہ مناسب بنتا ہو لیکن کریں گے معرفہ والا ترجمہ۔

دوسرا طریقہ یہ ہے موصوف صفت کے ترجمہ کرنے کا کہ جیسے عربی میں موصوف مقدم تھا،آپ اردو میں بھی موصوف کو کیا کریں؟ مقدم ہی رکھیں لیکن نکرہ کے لیے موصوف سے پہلے ایسا یا ایسی کا لفظ لے آئیں اور معرفہ کے لیے موصوف سے پہلے وہ کا لفظ لے آئیں یا اس کا لفظ لے آئیں۔جی تو رَجُلٌ شُجَاعٌ پہلا ترجمہ: بہادر آدمی۔رَجُلٌ شُجَاعٌ نکرہ ہے، دوسرا ترجمہ: ایسا آدمی جو کہ بہادر ہے۔بات پوری نہیں ہوئی۔ایسا آدمی جو کہ بہادر ہے،آپ کہیں گے اس کو کیا ہوا؟ بات تو پوری کریں،تو آپ دوسرا کہے گا میرا وہ میرا دوست ہے،ایسا آدمی جو کہ بہادر ہے میرا دوست ہے۔دیکھا اب بات پوری ہوگئی۔اور معرفہ ہو،اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ ، پہلا ترجمہ کرو: وہ بہادر آدمی۔اور دوسرا ترجمہ کرو،اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ : وہ آدمی جو کہ بہادر ہے،دیکھو آدمی کو پہلے رکھا اور جو کہ بہادر ہے، بہادر اب بھی مؤخر ہے۔تو یہ دونوں طریقے ہیں، جہاں آپ کو جیسا ترجمہ مناسب لگے ویسا کیا کریں بھائی۔

اس کے بعد گذشتہ سبق میں ہم نے ترکیبیں شروع کی تھیں بھائی،ترکیبیں۔اب ایک اور چھوٹا سا ضابطہ لکھ لو بھائی، ضابطہ: جس اسم کے ساتھ ضمیر متصل آجائے،جس اسم کے ساتھ ضمیر متصل آجائے تو وہاں ہمیشہ مضاف،مضاف الیہ کی ترکیب ہوگی۔تو وہاں ہمیشہ مضاف،مضاف الیہ کی ترکیب ہوگی۔ضابطہ سمجھ میں آگیا؟ جس اسم کے ساتھ ضمیر متصل آجائے تو وہ ہمیشہ کیا ہوں گے؟ مضاف،مضاف الیہ۔پھر آپ نے زیادہ نہیں سوچنا بھائی،بس فوراً مضاف،مضاف الیہ والی ترکیب کردیں۔

مثلاً غُلَامُكَ ، یہ آپس میں کیا بنیں گے؟ مضاف،مضاف الیہ۔دیکھو غُلَام اسم ہے اور جس اسم کے ساتھ کیا آجائے؟ ضمیر متصل،کاف ضمیر ساتھ جڑی ہوئی ہے تو یہ آپس میں کیا بنیں گے؟ مضاف،مضاف الیہ۔غلام مضاف،کاف ضمیر مضاف الیہ۔مضاف پر تو کوئی بھی اعراب آسکتا ہے،وہ پیچھے عامل کو دیکھنا پڑے گا۔کہ عامل نصب والا ہے یا رفع والا ہے یا جر والا۔تو غُلَامُكَ مثلاً پیچھے رفع والا عامل تھا تو غلام پر کون سا اعراب ہوگا؟ رفع،توجہ ہے؟ رفع۔لیکن کاف ضمیر کا اعراب آپ کو دیکھتے ہی پتہ چل گیا تھا اور وہ کیا؟ وہ مجرور ہے کیونکہ مضاف الیہ ہے بھائی۔جب بھی توجہ ہے؟ جب بھی کوئی اسم کس کے ساتھ جڑا ہو؟ فعل کی بات نہیں کررہا،حرف کی بات نہیں کررہا،کس کی بات کررہا ہوں؟ اسم،کس کے ساتھ جڑے؟ ضمیر متصل کے ساتھ،متصل جو جڑی ہوئی ہو۔جب بھی کوئی اسم ضمیر متصل کے ساتھ جڑے تو آپس میں کیا بنیں گے؟ مضاف،مضاف الیہ۔وہ اسم ہوگا مضاف اور ضمیر ہوگی مضاف الیہ۔مضاف پر تو کوئی بھی اعراب آسکتا

ہے، پیچھے عامل کو دیکھنا پڑے گا، کوئی رفع دینا چاہ رہا ہے یا نصب یا جر۔لیکن مضاف الیہ کا اعراب ابھی سے آپ کو پتہ چل گیا، اس پر کیا پڑھنا ہے؟ وہ مجرور ہوگا اور کون سا مجرور؟ محلاً، کیونکہ ضمیر کی بات کر رہا ہوں۔ کس کی بات کر رہا ہوں؟ اور ضمیر پر اعراب کون سا آتا ہے ہمیشہ؟ محلاً، کیونکہ مبنیات میں سے ہے۔

لہٰذا اجاء غُلَامُکَ، جی یہ غلام کیا ہوگا؟ یہ فاعل بن رہا ہے، تو اعراب بولو، غلامُ؟ مرفوع لفظاً مضاف، اور کاف ضمیر؟ مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ آپ نے کہا، غُلَامُکَ، کاف ضمیر مجرور محلاً ہے۔ آپ کا ایک ساتھی آیا اور اس نے کہا نہیں بھائی، یہ مجرور نہیں ہے یہ تو منصوب ہے، اس پر کاف پر آپ زبر پڑھ رہے ہو، غُلَامُکَ، یہ تو منصوب ہے۔ آپ جواب میں کیا کہیں گے؟ شاباش، یہ اس کی حرکت ہے، یہ اعراب نہیں ہے کیونکہ یہ تو مبنی ہے اور مبنی تو اعراب کو جگہ دیتا ہی نہیں ہے۔ بات سمجھ میں آ گئی؟

اچھا، غُلَامُہٗ، غلام مضاف اور ہا ضمیر؟ ہا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ غُلَامُہٗ، غلام مضاف، ہا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مجرور کیوں؟ مضاف الیہ ہے، پھر بولو، مجرور کیوں؟ مضاف الیہ، مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ مجرور دنیا میں کتنے ہیں؟ دو ہی تو مجرور ہیں؛ ایک جس پر حرفِ جر داخل ہو اور دوسرا مضاف الیہ۔ تو یہ غُلَامُہٗ کی ہا ضمیر مجرور اور کون سا مجرور؟ محلاً، کیوں محلاً؟ مبنی ہے، ضمیر ہے۔ ضمیر ہے، مجرور محلاً۔ آپ کا ایک ساتھی کہتا ہے غُلَامُہٗ بھائی میں تو ہا کے اوپر پیش پڑھ رہا ہوں، یہ مرفوع ہے مرفوع، آپ اس کو مجرور کیسے کہہ رہے ہیں؟ تو آپ جواب میں کیا کہیں گے؟ یہ اس کی حرکت ہے، یہ اعراب نہیں ہے، یہ مبنی ہے مبنی پر تو اعراب ظاہر ہی نہیں ہوتا۔ تو مبنی پر چاہے حرکت ہو یا سکون ہو وہ اس کی اپنی حرکت یا سکون ہوگا، اعراب کی وجہ سے کوئی عامل کی وجہ سے اس پر رفع، نصب یا جر نہیں آ سکتا۔

جی آگے ترکیب کیجیے بھائی:

غُلَامِیْ

غُلَامِیْ رَجُلٍ کَاتِبٍ

غُلَامِیْ رَجُلٍ کَاتِبٍ

ہاں بھائی، آپ کرو ترکیب بھائی۔ جو میں نے ضابطے لکھوا دیے انہی کے مطابق میں ترکیبیں لکھوا رہا ہوں بھائی، کوئی زائد ترکیبیں نہیں ہیں۔ جو جو ضابطے پڑھ چکے ہیں وہی سارے لگیں گے۔ بولیے جی۔

غلام، مرفوع، لفظاً، موصوف۔

غلام، توجہ سے بھائی، میں نے ترکیب جملہ لکھوایا: غُلَامِیْ رَجُلٍ فَاضِلٍ، اب یہ ترکیب کر رہے ہیں، کہتے ہیں غلام،

مرفوع، کون سا مرفوع؟ لفظاً، موصوف، شاباش۔ جی، آپ نے تین جو لفظ کہے، اب ایک ایک کی وجہ بیان کرتے جاؤ۔ مرفوع کیوں؟ شاباش، کیونکہ یہ کیا ہے؟ مبتدا ہے۔ اچھا، لفظاً کیوں؟ اس کے رفع پر تلفظ کرتے ہیں، کر کے دکھاؤ۔ شاباش، غُلَامٌ۔ نصب پر تلفظ کرو، غُلَامًا۔ جر پر کرو، غُلَامٍ۔ شاباش، اعرابِ لفظی کا ان کو پتہ چل چکا ہے بات، بات سمجھ میں آ گئی۔ لیکن اس وقت غلام کے آگے یا ضمیر ہے۔ پڑھو اس کو ذرا، یا کے ساتھ ملا کر۔ غُلَامِیْ، کدھر ہے رفع؟ ہاں بھائی، آپ بتائیے۔

مضاف ہے، یہ تو ٹھیک ہے پتہ چل گیا۔ آپ کو کیسے پتہ چلا یہ مضاف ہے؟ شاباش، پوری بات کیا کرو کہ اس کے بعد ضمیر متصل آ رہی ہے، اس لیے یہ کیا ہے؟ مضاف۔ ابھی ہم نے ضابطہ پڑھا کہ جس اسم کے بعد بھی کیا آ جائے؟ ضمیر متصل، وہ آپس میں کیا بنتے ہیں؟ مضاف، مضاف الیہ۔ معلوم ہوا آپ نے جو کہا موصوف وہ بات صحیح نہیں بلکہ کیا بنے گا یہ؟ مضاف بنے گا۔ اچھا، اعراب بولو اس کا بھائی، اعراب، غلام کا۔ یا کا اعراب چلو بولو۔ غُلَامِیْ، یا ہے کہ نہیں؟ اس کا اعراب بولو، آپ بولو اعراب اس کا۔ مرفوع لفظاً، شاباش۔ مرفوع کیوں؟ مرفوع کیوں؟ ہاں بھائی، آپ بتاؤ۔ مجرور کیوں؟ شاباش، ابھی تو میں نے ضابطہ لکھوایا کہ جو اسم جو اسم کسی ضمیر کے ساتھ جڑے گا وہ آپس میں کیا بنیں گے؟ تو اسم ہو گا مضاف اور ضمیر ہو گی اور جب ضمیر مضاف الیہ ہے تو مضاف الیہ کا کیا اعراب ہوتا ہے؟ مجرور ہے، یہ مضاف الیہ۔ جب آپ نے یہ بتا دیا کہ مضاف الیہ ہے تو ساتھ ہی پتہ چل گیا کہ اس پر کون سا اعراب پڑھنا ہے؟ یہ سب چیزیں آپ کو آتی ہیں، بس چند دن میں آپ دیکھیں گے بہترین آپ ترکیب کریں گے۔ تو یا ضمیر مجرور، کون سا مجرور؟ محلاً کیوں؟ لفظاً کیوں نہیں؟ شاباش، یہ مبنی ہے، ضمیر ہے، اس کا اعراب محلاً آتا ہے۔ تو یا ضمیر کا اعراب تو آپ کو پتہ چل گیا کہ مجرور ہے محلاً۔ غلام کا اعراب بتاؤ بھائی۔ مرفوع لفظاً کیسے ہے؟ پڑھو ذرا اس کو، پڑھو ذرا روانی سے۔ یا بھی ملا کر پڑھو۔ غُلَامِیْ، رفع پڑھ رہے ہو آپ؟ اکیلا غلام ہوتا پھر تو بات ٹھیک تھی، غُلَامٌ ہوتا۔ لیکن یہ اب آپ پڑھو، غُلَامِیْ، میں نے کوئی رفع پہ تلفظ کیا؟ رفع پہ میں نے تلفظ کیا؟ بات تو تلفظ کی چل رہی ہے، اعرابِ لفظی اس کو کہتے ہیں جس میں ہم باقاعدہ اس پر تلفظ کرتے ہیں اعراب پر۔ ہاں بھائی، آپ بتائیے، غلام کا اعراب۔ مجرور لفظاً، مجرور کیوں؟ ہاں بھائی، یہ مجرور ہو سکتا ہے یہ غلام؟ کیوں نہیں؟ مضاف کیوں نہیں مجرور ہو سکتا؟ مضاف منصوب بھی ہو سکتا ہے، مرفوع بھی ہو سکتا ہے، مجرور بھی، پیچھے عامل کو دیکھنا پڑے گا۔ یہ مجرور ہو سکتا ہے؟ ہاں بھائی، یہ مجرور ہو سکتا ہے؟ کیوں؟ یا اللہ۔

استاذِ محترم، اس پہ، ہاں بولو بولو کوئی بات نہیں۔ یہ عامل داخل نہیں۔

جر ویسے ہی آتا ہے یا عامل کی وجہ سے آتا ہے؟ عامل کی وجہ سے۔ غلام سے پہلے کوئی عامل ہے؟ نہیں۔ چلو عامل کو بھی چھوڑو، مجرور کتنے ہیں؟ دو۔ میں نے بتایا ہے بار بار بتا رہا ہوں، مجرور کتنے ہیں؟ دو ہیں۔ ایک جس پر کیا آئے؟ حرفِ جر۔ غلام پہ کوئی حرفِ جر ہے، با یا لام یا الٰی یا فی، ہے؟ نہیں۔ دوسرا مضاف الیہ، کیا غلام مضاف الیہ ہے؟ نہیں، اس سے پہلے کوئی مضاف نہیں ہے، تو مجرور تو ہو ہی نہیں سکتا، قطعی بات ہے طے شدہ بات ہے، مجرور نہیں ہوسکتا۔

مرفوع اور منصوب رہ گئے، اس کی بات کریں۔

مرفوع، مرفوع لفظاً، مرفوع کیوں؟ پہلے یہ غلامٌ تھا، یہ یا کی وجہ سے۔ غلامٌ تھا، تھا کی بات نہ کریں، اس وقت بتائیں کیا ہے؟

غلامٌ ہوتا تو پھر اب بھی اس پر لفظاً کہتے، وجہ بتاؤ؟ تو اس کا اعراب تقدیری۔ کیوں تقدیری؟ اس کا اعراب اسمِ منقوص۔ پھر اسمِ منقوص کی بات کر رہے ہیں، اسمِ منقوص کسے کہتے ہیں؟ جس کے آخر میں کیا ہو؟ یا، اور یا سے ماقبل کیا ہو؟ کسرہ۔ جیسے قاضی، قاضی کی یا اپنی ہے یا ضمیر ہے؟ اپنی ہے۔ قاضی کے تو لفظ کی یا اپنی ہے اور یہ غلامی میں غلام کی یا اپنی ہے یا یہ ضمیر ہے؟ یہ ضمیر ہے۔ یہ ضمیر ہے، اس میں منقوص کہاں سے؟

یاد رکھو اس کا اعراب تقدیری ہے، غُلَامِیْ۔ آپ نے پڑھا تھا نحو میر کے اندر، کوئی بھی اسم جب مضاف ہو یائے متکلم کی طرف، علاوہ جمع مذکر سالم، اس کا اعراب تینوں حالتوں میں کیا ہوتا ہے؟ تقدیری۔ جَاءَ غُلَامِیْ، رَاَیْتُ غُلَامِیْ، مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ۔

تو اس کا اعراب تقدیری ہے تینوں، کوئی بھی اسم دہراؤ بھائی، کوئی بھی اسم جب کیا ہو؟ مضاف ہو، کس کی طرف؟ یائے متکلم کی طرف، علاوہ کس کے؟ جمع مذکر سالم کا اعراب یہ نہیں ہے، اس کا اعراب وہ اگلی قسم آخری قسم پڑھی تھی آپ نے۔ تو جب بھی کوئی اسم مضاف ہو یائے متکلم کی طرف علاوہ جمع مذکر سالم کے، اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے۔

اور پھر یہاں ایک غُلَامِیْ، ایک ہے غلام، ایک ہے یا۔ غلام کا اعراب الگ بتانا ہے اور یا کا اعراب الگ بتانا ہے۔ اب بتاؤ غلام کا اعراب بھائی، غلام کا اعراب بتاؤ؟ غلام، مرفوع، مرفوع تقدیراً، ابھی تو بتایا، تینوں حالتوں میں اس کا اعراب کیا ہوگا؟ تقدیری، مرفوع تقدیراً۔ غلام پر تو ویسے رفع آتا ہے، یہاں رفع پڑھ رہا ہوں میں، غُلَامِیْ، تو کیا ہوا اعراب؟ تقدیری ہوا، بات سمجھ میں آگئی؟

تو یہ مرفوع ہے تقدیراً مضاف۔ پھر دہراؤ، مرفوع تقدیراً مضاف، مرفوع کیوں؟ مبتدا ہے، تقدیراً کیوں؟ کیونکہ متکلم

کی ضمیر کی طرف مضاف ہے۔اور مضاف آپ کو کیسے پتہ چلا یہ مضاف ہے؟ کیونکہ اس کے ساتھ ضمیرِ متصل ہے۔دیکھو ضابطے لگاتے جاؤ، آپ حل کرتے جائیں گے۔تو غُلَامِیْ اس کے اندر جو غلام ہے وہ مرفوع تقدیراً مضاف، آگے کیجیے ترکیب، یا ضمیر؟ مجرور محلاً۔شاباش، مجرور محلاً مضاف الیہ۔یا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ، مجرور کیوں؟ کیونکہ مضاف الیہ ہے، مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے، محلاً کیوں؟ کیونکہ مبنی ہے، ضمیر ہے۔

تو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔غُلَامِیْ، ترجمہ کرو؟ میرا غلام۔

اور آپ کو میں نے بتلایا تھا معرفہ کی سات قسموں میں سے آخری قسم کیا تھی؟ کوئی اسم باقی پانچ معرفہ میں سے کسی کی طرف مضاف ہو جائے وہ کیا بن جاتا ہے؟ معرفہ۔تو یہ غلام مضاف ہے کس کی طرف؟ ضمیر۔معرفہ کی اقسام میں پہلی قسم کیا تھی؟ ضمیریں، ان کی طرف کوئی مضاف ہو جائے گا وہ بھی کیا بن جائے گا؟ معرفہ، تو یہ غُلَامِیْ یہ معرفہ ہے۔

اس لیے اس کو ہم نے مبتدا بنایا اور آگے دونوں لفظ نکرہ ہیں، تو جب معرفہ اور نکرہ آپ کے پاس ہوں اور جملہ پورا ہو رہا ہو تو مبتدا کس کو بناؤ؟ معرفہ کو۔جی آگے ترکیب کیجیے بھائی رجلٌ، مرفوع لفظاً، خبر۔تو غُلَامِیْ رَجُلٌ کَاتِبٌ۔اچھا، جی ترکیب کیجیے، رجلٌ؟ رجلٌ مرفوع لفظاً، موصوف۔شاباش، رَجُلٌ مرفوع لفظاً موصوف، مرفوع کیوں؟ کیونکہ خبر ہے اور خبر کیا ہوتی ہے؟ مرفوع۔لفظاً کیوں؟ کیونکہ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں، کر کے دکھاؤ؟ رَجُلٌ، نصب پر؟ رَجُلاً، جر پر؟ رَجُلٍ۔معلوم ہوا اس پر تینوں طرح کے اعراب لفظی آتے ہیں، مرفوع لفظاً موصوف۔آپ کو کیسے پتہ چلا یہ موصوف ہے؟ اس کے بعد نکرہ ہے۔ہاں، یہ بھی نکرہ ہے اور اس کے بعد ایک اور نکرہ ہے تو عموماً یہ آپس میں کیا بنتے ہیں؟ موصوف صفت۔یاد رکھنا یہ جتنے میں ضابطے لکھوا رہا ہوں یہ اکثری ہیں کلی نہیں۔اکثر مثالیں آپ کی اس سے حل ہو جائیں گی لیکن اس کا یہ معنی نہیں کہ جہاں بھی دو نکرہ آئیں آپ آنکھیں بند کر کے موصوف صفت بنانے کی کوشش کریں، آپ نے کچھ ترجمے میں بھی غور کرنا ہے، وہ آہستہ آہستہ آپ کو طریقہ آ جائے گا بھائی۔

جی آگے کیجیے، رَجُلٌ مرفوع لفظاً موصوف، آگے؟ کاتبٌ مرفوع لفظاً، صفت۔شاباش، کَاتِبٌ مرفوع لفظاً صفت، مرفوع کیوں؟ کیونکہ صفت ہے۔کیونکہ صفت ہے اور صفت پر وہی اعراب آتا ہے جو کس پر آتا ہے؟ موصوف پر، موصوف پر رفع تھا اس لیے کَاتِبٌ پر بھی رفع۔اگر اس پہ نصب ہوتا تو اس پر بھی نصب، اگر اس پر جر ہوتا تو اس پر بھی جر ہوتا۔آگے، لفظاً کیوں کہا؟ کیونکہ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں، کر کے دکھاؤ؟ کَاتِبٌ، کَاتِبٌ، نصب پر تلفظ کرو؟ کَاتِبًا، کَاتِبًا، جر پر تلفظ کرو؟ کَاتِبٍ، کَاتِبٍ۔معلوم ہوا یہ جو کاتب لفظ ہے یہ جہاں کہیں عبارتوں میں آ گیا اس پر تینوں طرح کے اعراب لفظی ہوتے ہیں۔

جی اب جوڑیے بھائی، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر بھائی، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ایک ایک لفظ کا اعراب آپ نے نکال لیا، اب اس کو ذرا روانی سے پڑھ دو۔ غُلَامِیْ رَجُلٌ کَاتِبٌ، غُلَامِیْ رَجُلٌ کَاتِبٌ۔

ترجمہ کیجیے۔ میرا غلام وہ، بولو بھائی، موصوف صفت والا ترجمہ پہلے کرلو، رَجُلٌ کَاتِبٌ ترجمہ کرو؟ کاتب انسان، ایسا، ایسا کی طرف جاتے ہو وہ لمبی بات ہے، آسان طریقہ پہلے اختیار کرو۔ لکھنے والا آدمی، کاتب آدمی، کاتب کو کاتب ہی رہنے دو۔ کاتب آدمی، میرا غلام، ہاں، میرا غلام کاتب آدمی ہے۔

رَجُلٌ کَاتِبٌ، رَجُلٌ موصوف، کَاتِبٌ اس کی صفت اور اردو میں صفت کو کیا کرتے ہیں؟ مقدم کرتے ہیں، تو میرا غلام کاتب آدمی ہے، دیکھو کاتب مقدم اور آدمی مؤخر۔ میرا غلام کاتب آدمی ہے۔ دوسرے طریقے سے بھی ترجمہ کرلو۔ میرا غلام ایسا آدمی ہے، آدمی کو اب مقدم کرنا ہے، موصوف کو۔ میرا غلام ایسا آدمی ہے جو کاتب ہے۔

یہاں تک بات سمجھ میں آ گئی؟ ایک اور جملہ کیجیے۔ ترکیب کیجیے: غُلَامُ زَیْدٍ رَجُلٌ قَوِیٌّ۔

غُلَامُ زَیْدٍ رَجُلٌ قَوِیٌّ، ق دو نقطوں والا، واو ری، اور ی پر شد بھی ڈال دیں۔ ی پر شد بھی ڈال دیں۔ غُلَامُ زَیْدٍ رَجُلٌ قَوِیٌّ۔

چلیے بھائی ترکیب کیجیے۔ غلامُ، مضاف، اعراب سب سے پہلے، سب سے پہلے اعراب بولو۔ غلامُ مرفوع لفظاً، مضاف، شاباش۔ غلامُ مرفوع لفظاً مضاف، مرفوع کیوں؟ اس کے اعراب پر، مرفوع کیوں؟ میں نے لفظاً نہیں کہا، لفظاً کی وجہ نہیں پوچھ رہا، مرفوع کی وجہ پوچھ رہا ہوں۔ یہ مبتدا، یہ کیا بنے گا؟ مبتدا، اور مبتدا کیا ہوتا ہے؟ مرفوع، مرفوع۔ لفظاً کہا، لفظاً کیوں؟ اس کے اعراب پر تلفظ، اس کے اعراب پر ہم تلفظ کر رہے ہیں، کر کے دکھاؤ؟ غُلَامٌ، اضافت کے ساتھ پڑھو؟ غُلَامُ زَیْدٍ، غُلَامُ زَیْدٍ، نصب پہ تلفظ کرو؟ غُلَامَ زَیْدٍ، غُلَامَ زَیْدٍ، جر پہ کرو؟ اضافت کے ساتھ۔ ویسے اکیلا کرو تو غُلَامٌ، غُلَامًا، غُلَامٍ اور اضافت کی صورت میں تنوین گر جاتی ہے۔ تو غُلَامُ زَیْدٍ، اچھا، تو غلامُ مرفوع لفظاً مضاف۔ آپ کو کیسے پتہ چلا یہ مضاف ہے؟

ابھی میں نے آپ کو ضابطہ لکھوایا تھا کہ ایک نکرہ کے بعد آگے مزید نکرہ آ جائیں تو وہ آپس میں کیا بنیں گے؟ موصوف صفت، بشرطیکہ آخر میں کوئی معرفہ نہ آئے۔ اگر معرفہ آ جائے تو کیا بنیں گے؟ مضاف، مضاف الیہ۔ یہاں پر بھی دیکھو غلام ہے نکرہ اور آگے زید آ گیا معرفہ، علم ہے۔ تو نکرہ کے بعد جب معرفہ آئے تو وہ عموماً آپس میں کیا بنتے ہیں؟ مضاف

اور مضاف الیہ بنتے ہیں، جی۔ تو غلامُ مرفوع لفظاً مضاف، آ گے؟

زیدٌ، زیدٌ ٹھیک ہے، اعراب بولو؟ زیدٌ مرفوع لفظاً، مضاف الیہ۔ شاباش، زَیدٍ مرفوع لفظاً مضاف الیہ، مرفوع کیوں؟ اس کے اعراب پر تلفظ، مرفوع کیوں؟ معرفہ، معرفہ ہو تو مرفوع ہوتا ہے؟ سب کچھ پڑھا ہوا ہے بس مشق نہیں ہے، پریشان نہیں ہونا۔ مضاف الیہ، اعراب بولو زید کا؟ مجرور، مجرور ہے، ہاں بھائی، مجرور ہے۔ مجرور، کیوں؟ مضاف الیہ، شاباش، یہ کیا ہے؟ مضاف الیہ ہے اور ہم نے پڑھا ہے مضاف الیہ کیا ہوتا ہے؟ مجرور ہوتا ہے۔ کون سا مجرور ہے؟ لفظاً، مجرور لفظاً، لفظاً کیوں؟

گھبرایا نہ کریں، غلط ہوگا لیکن جواب دیا کریں فوراً۔ مجرور کیوں؟ مجرور کون سا؟ ہاں بھائی، آپ بتایئے مجرور کون سا؟ لفظاً، لفظاً کیوں؟ اس کے اعراب پر تلفظ، اس کے جر پر ہم کیا کر رہے ہیں؟ تلفظ کر رہے ہیں، کر کے دکھاؤ؟ زَیدٍ، زَیدٍ، شاباش۔ جی، جوڑو اب، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، آ گے۔

رجلٌ، مرفوع لفظاً، موصوف۔ شاباش، رَجُلٌ مرفوع لفظاً موصوف، دیکھا بالکل آسان ہے آپ بڑی رفتار سے کرتے چلے جائیں گے۔ مرفوع کیوں؟ مرفوع اس کے رفع پر، مرفوع کیوں؟ موصوف، موصوف مرفوع ہوتا ہے؟ خبر سے، ہاں یہ کیا ہے؟ خبر، مرفوع۔ لفظاً کیوں؟ اس کے اعراب پر، اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں، کر کے دکھاؤ؟ رَجُلٌ، شاباش، مرفوع لفظاً موصوف۔ آپ نے کہا موصوف ہے، موصوف کیسے پتہ چلا آپ کو؟ نکرہ کے بعد آ گے پھر کیا آ رہا ہے؟ نکرہ، تو جب دو نکرہ اکٹھے ہوں تو پہلے کو عموماً موصوف بناتے ہیں دوسرے کو صفت۔ اور ترجمے میں بھی آپ نے غور کرنا ہے کہ ترجمہ بھی ٹھیک ہو رہا ہے یا نہیں؟ رَجُلٌ قَوِیٌّ ترجمہ کرو؟ طاقتور آدمی، ترجمہ ٹھیک ہو رہا ہے یا نہیں؟ اگر یہ موصوف صفت نہ ہوتے تو ترجمہ ہی ٹھیک نہ ہوتا۔ رَجُلٌ آدمی، مرد اور قَوِیٌّ مضبوط، طاقتور، طاقتور اور اردو میں کیا کرتے ہیں؟ صفت کو مقدم کرتے ہیں، طاقتور آدمی۔

جی آ گے کیجیے۔ قویٌّ، جی قَوِیٌّ، اعراب بولو؟ قویٌّ صفت، اعراب، اعراب۔ مرفوع لفظاً، صفت، مرفوع لفظاً صفت، مرفوع کیوں؟ کیونکہ صفت، کیونکہ صفت ہے اور موصوف صفت کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے۔ رَجُلٌ مرفوع تھا تو قَوِیٌّ بھی مرفوع۔ اچھا، مرفوع لفظاً، لفظاً کیوں؟ اس کے رفع پر تلفظ کر رہے ہیں، تلفظ کر رہے ہیں، کر کے دکھاؤ؟ قَوِیٌّ، قَوِیٌّ، نصب پہ تلفظ کرو؟ قَوِیًّا، قَوِیًّا، جر پر کرو؟ قَوِیٍّ، قَوِیٍّ، جی۔ تو مرفوع لفظاً صفت، آ گے اب جوڑو، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ پھر جوڑ و آ گے مزید، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ایک ایک لفظ کا اعراب آپ نے نکال لیا، اب اس کو روانی سے پڑھ دو۔ غُلَامُ زَیدٍ رَجُلٌ قَوِیٌّ، غُلَامُ زَیدٍ رَجُلٌ قَوِیٌّ، ترجمہ کرو؟ غُلَامُ زَیدٍ کا ترجمہ کیا ہوگا؟

زید کا غلام، اور رَجُلٌ قَوِیٌّ کا کیا ترجمہ؟ طاقتور آدمی۔ اب جوڑ دو، زید کا غلام طاقتور آدمی ہے۔ طریقہ سمجھ میں آیا؟ تو یہ ایک ایک لفظ کا، دیکھو غلام بھی مرفوع تھا، رَجُلٌ بھی مرفوع تھا، قَوِیٌّ بھی مرفوع تھا، لیکن ہر ایک کی وجہ آپ الگ الگ بیان کر رہے ہیں۔ غلام میں نے پوچھا کیوں مرفوع؟ آپ نے کہا مبتدا ہے۔ رَجُلٌ میں نے کہا کیوں مرفوع؟ آپ نے کہا خبر ہے۔ اور قَوِیٌّ میں نے پوچھا کیوں مرفوع؟ آپ نے کہا یہ رجل کی صفت ہے۔

اچھا قَوِیٌّ، دیکھو اس کے آخر میں یائے مشدد آ گئی، یائے مشدد۔ قَوِیٌّ پر رفع پڑھو؟ قَوِیٌّ، نصب پڑھو؟ قَوِیًّا، جر پڑھو؟ قَوِیٍ، معرب ہے مبنی ہے؟ معرب ہے، معرب ہے ظاہری بات ہے۔ معرب کی کون سی قسم ہے؟ وہ سولہ قسمیں آپ نے پڑھیں، جاری مجری صحیح، شاباش، یہ جاری مجری صحیح ہے۔ جس اسم کے آخر میں یائے مشدد آ جائے یا واوِ مشدد آ جائے وہ کیا ہوگا؟ جاری مجری صحیح اور جاری مجری صحیح پر تینوں طرح کے اعراب لفظی آتے تھے۔ دَلْوٌ، دَلْوًا، دَلْوٍ، اسی طرح قَوِیٌّ، قَوِیًّا، قَوِیٍّ۔ لَاھُوْرِیٌّ، یہ بھی کیا ہے؟ جاری مجری صحیح۔ جاری مجری صحیح کسے کہتے تھے؟ جس کے آخر میں یا یا واو ہو اور ما قبل کیا ہو؟ ساکن۔ لَاھُوْرِیٌّ، لَاھُوْرِیٌّ، یہ تو را کے نیچے تو زیر ہے، حالانکہ جاری مجری صحیح، مفرد منصرف جاری مجری صحیح اس میں تو آخر سے ماقبل ساکن ہوتا ہے۔ دَلْوٌ، واو سے ماقبل لام کیا ہے؟ ساکن۔ تو یہاں پر تو ہے لَاھُوْرِیٌّ، یا سے ما قبل را کے نیچے تو زیر ہے۔ اس سے ماقبل جو ہے وہ ساکن ہے۔ ہاں شاباش، یہ آپ جواب میں کہیں کہ یہ جو یائے مشدد ہے، یہ جو مشدد حرف ہوتا ہے یہ دو حرف ہوتے ہیں، تو یہ جو یا ہے کتنی یا ہیں؟ دو، ان میں سے پہلی ساکن ہے، دوسری پر حرکت ہے۔ دیکھا، آخری جو متحرک یا ہے اس سے ماقبل والی یا کیا ہے؟ ساکن، لَاھُوْرِیْ یُّنْ، دیکھا، پہلی یا ساکن، لَاھُوْرِیْ یُّنْ، پہلی یا ساکن دوسری پر حرکت۔ تو یہ ہمیشہ یاد رکھنا، جس اسم کے آخر میں کیا ہو یائے مشدد یا واوِ مشدد ہو وہ دراصل وہ جاری مفرد منصرف جاری مجری صحیح اور اس پر تینوں طرح کے اعراب آتے ہیں۔

اب ہم جملہ فعلیہ کی ترکیب کرتے ہیں بھائی۔ جملہ فعلیہ، توجہ سے سنو بھائی۔ یاد رکھو، فعل جب بھی آ جائے چاہے فعلِ معروف ہو، چاہے فعلِ مجہول، وہ ہمیشہ چاہے گا کہ میں کسی ایک اسم کو رفع دے دوں۔ فعل جب بھی آئے گا وہ کیا چاہے گا؟ کہ میں کسی ایک اسم کو رفع، زبان سے دہراؤ بھائی، فعل جب بھی آئے وہ کیا چاہے گا کہ میں کسی ایک اسم کو رفع دے دوں۔ جس اسم کو وہ فعل رفع دے گا، وہ اگر فعلِ معروف ہے تو اس کا فاعل کہلائے گا اور اگر فعلِ مجہول ہے تو وہ اس کا نائب فاعل کہلائے گا۔ تو فعل جب بھی آئے اس نے کسی نہ کسی ایک اسم کو رفع ضرور دینا ہے، چاہے فعلِ معروف ہو، چاہے فعلِ مجہول۔ اور جس اسم کو یہ رفع دے گا تو اگر یہ فعلِ معروف تھا تو وہ اسم اس کا کیا کہلائے گا؟ فاعل، اور اگر وہ یہ فعلِ مجہول تھا تو وہ اسم کیا کہلائے گا؟ نائب فاعل کہلائے گا۔

اور یاد رکھنا کہ فعل دو قسم پر ہے؛ ایک فعلِ لازم ہے اور ایک فعلِ متعدی ہے۔ فعلِ لازم وہ ہے جہاں فاعل پر بات پوری ہو جائے مفعول کی ضرورت نہ ہو۔ اور فعلِ متعدی وہ ہے جو فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول کو بھی چاہے۔ توجہ ہے؟ فعلِ لازم جس میں بات صرف کس پر پوری ہو جائے؟ فاعل پر، اور فعلِ متعدی جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہے۔ جیسے فَرَّ زَیْدٌ، فَرَّ یَفِرُّ کے معنی ہیں بھاگنے کے۔ فَرَّ زَیْدٌ زید بھاگا، زید دوڑا، جی کسی مفعول کی ضرورت نہیں، معلوم ہوا یہ فعلِ لازم ہے۔ فَرَّ زَیْدٌ، زید بھاگا، مفعول کی ضرورت ہے؟ اور جبکہ ضَرَبَ جو ہے یہ فعلِ متعدی ہے۔ ضَرَبَ زَیْدٌ، زید نے پٹائی کی، بھئی کس کی پٹائی کی؟ کوئی مفعول چاہیے یا نہیں چاہیے؟ کوئی نہ کوئی مضروب بھی چاہیے بھائی۔ تو ضَرَبَ کیا ہے؟ فعلِ متعدی اور فَرَّ کیا ہے؟ فعلِ لازم۔

ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا، توجہ ہے؟ ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا، ترکیب کیجیے، ضَرَبَ فعل، زَیْدٌ اعراب بولو اعراب بولو، مرفوع لفظاً فاعل، جی مرفوع کیوں؟ فاعل ہے، فاعل ہمیشہ کیا ہوتا ہے؟ مرفوع۔ جب بھی عبارت میں کسی لفظ کے بارے میں آپ کو پتہ چل جائے کہ یہ فاعل یا نائب فاعل ہے، ساتھ ہی ایک اور بات بھی پتہ چل گئی کہ اس پر کیا پڑھنا ہے؟ رفع پڑھنا ہے۔ تو ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا، ضَرَبَ فعل، زَیْدٌ مرفوع لفظاً فاعل، مرفوع کیوں؟ فاعل ہے، لفظاً کیوں؟ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں، تو مرفوع لفظاً فاعل۔ عَمْرًا، منصوب لفظاً مفعول بہ۔ مفعول بہ منصوب ہوتا ہے، مفعول بہ منصوب ہوتا ہے، تو عَمْرًا مفعول بہ ہے، مفعول بہ ہے اور تو یہ منصوب ہے اور کون سا منصوب؟ لفظاً ہے، کیوں لفظاً؟ اس کے نصب پر ہم تلفظ کر رہے ہیں، تلفظ کر رہے ہیں۔

عَمْرًا لکھیں گے کیسے؟ ع، م، ر، و، ا، ہاں عموماً طلبہ یوں ہی کہتے ہیں کہ ع، م، ر، واو را۔ نہیں بھائی، یہاں و نہیں لکھیں گے۔ یاد رکھو، یہ عَمر واو اور عُمر میں فرق کرنے کے لیے عَمر و کے ساتھ و لکھتے ہیں۔ عُمر اور عَمر و، عُمر میں بھی ع، م، ر، عَمر و میں بھی ع، م، ر۔ اور قدیم زمانے میں قدیم عربی کے اندر یہ اعراب نہیں تھے، یہ بعد میں مسلمان علماء نے یہ شکل دی ان اعراب کو۔ عرب کے لیے اپنی زبان تھی وہ پڑھنا مشکل نہیں تھا لیکن غیر عرب کے لیے کہاں زبر پڑھنی ہے کہاں زیر وہ مشکل تھا تو انہوں نے یہ اعراب اور یہ حرکات جو ہیں ان کو بنایا اور اب آپ دیکھو، کسی کو عربی سمجھ میں آئے یا نہ آئے لیکن اعراب لگے ہوں تو وہ بہترین عبارت پڑھتا ہے۔ قرآن دیکھ لیں، قرآن ترجمہ آئے یا نہ آئے، بچہ بچہ بہترین قرآن پڑھتا ہے کیونکہ ہر حرف پر حرکت یا سکون لگا ہوتا ہے کہ اس کو کس طرح پڑھنا ہے۔ تو یہ مسلمان علماء نے محنتیں کیں بھائی۔ تو اب قدیم زمانے میں یہ اعراب نہیں تھے تو عَمر واو اور عُمر اس میں بھی ع، م، ر، عُمر میں بھی اور عَمر و میں بھی، تو فرق نہیں ہوتا تھا تو دونوں میں فرق کرنے کے لیے عَمر و کے آخر میں وہ و لکھتے تھے۔ اس سے پتہ چل جاتا تھا کہ یہ

عُمر نہیں ہے بلکہ کیا ہے؟ عَمرو ہے۔ بات سمجھ میں آ گئی۔

اور یہ جو عُمر ہے، یہ غیر منصرف ہے۔ جَاءَ عُمَرُ، رَاَیْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔ یہ غیر منصرف ہے۔

اور عَمرو جو ہے منصرف ہے۔ جَاءَ عَمْرٌ و، رَاَیْتُ عَمْرًا، مَرَرْتُ بِعَمْرٍ و۔ اس پر تنوین آتی ہے۔ غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں اور منصرف پر کسرہ اور تنوین آتی ہے۔

تو عُمر اور عَمرو میں فرق کرنے کے لیے واؤ لکھتے ہیں۔ لیکن جب عَمرو پر نصب آتا ہے، تو رَاَیْتُ عَمْرًا۔ رَاَیْتُ؟ عَمْرًا۔ جب عَمْرًا لکھیں گے تو آخر میں واؤ نہیں لکھنا، الف بس لکھ دیں گے۔ الف لکھ دیں گے۔ اس الف کی وجہ سے پتہ چل گیا کہ یہاں تنوین پڑھنی ہے۔ کیا پڑھنی ہے؟ تنوین۔ عَمْرًا پڑھنا ہے یا نہیں پڑھنا؟ جی۔ اور عُمر، عُمر پر تو تنوین آتی ہی نہیں ہے، لہٰذا یہاں یہ الف سے ہی فرق ہو جائے گا۔ حالتِ رفعی اور جری میں واؤ کے ذریعے فرق کریں گے اور حالتِ نصبی میں صرف کس کے ذریعے؟ الف۔ جَائَنِیْ عُمَرُ، رَاَیْتُ عُمَرَ۔ الف ہے؟ جَائَنِیْ عُمَرُ، رَاَیْتُ عُمَرَ، جی عُمَرَ نصب ہے، الف لکھیں گے؟ نہیں۔ تو یہاں الف نہیں ہے اور رَاَیْتُ عَمْرًا الف لکھیں گے۔ یہ الف سے فرق ہو جائے گا۔ عُمَرَ اس میں الف نہیں اور عَمْرًا اس میں کیا ہے؟ الف۔ تو یہ واؤ کس لیے لکھتے ہیں؟ فرق کرنے کے لیے۔ تو یہ صرف کون سی حالتوں میں لکھیں گے؟ رفعی اور جری حالت میں واؤ لکھیں گے اور نصبی حالت میں الف لکھیں گے، واؤ اور الف دونوں نہیں لکھیں گے۔

تو ترکیب ہم کر رہے تھے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا۔ ضَرَبَ فعل، زَیْدٌ مرفوع لفظاً فاعل، عَمْرًا منصوب لفظاً مفعول بہ۔ مفعول بہ کیا ہوتا ہے؟ منصوب بھائی۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ترجمہ کرو؟ زید نے مارا عمرو کو، زید نے عمرو کی پٹائی کی۔

ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا، جی ضَرَبَ کون سا فعل ہے؟ فعلِ متعدی ہے۔ یہ کس کا تقاضا کرتا ہے؟ مفعول کا، مفعول کا۔

اچھا دوسری ترکیب کرو: ضَرَبَ زَیْدٌ۔ میں نے عمرو کو ختم کر دیا، لفظوں میں نہیں ذکر کیا۔ ضَرَبَ زَیْدٌ، جی اب یہ فعلِ لازم ہے یا فعلِ متعدی ہے؟ ہاں، مفعول کو نہیں ذکر کیا۔ ہاں، شاباش۔ طلباء پھر کہتے ہیں فعلِ لازم ہے۔ بھائی یاد رکھو، مفعول کو ذکر کریں یا نہ کریں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، جو متعدی ہے وہ متعدی رہے گا، جو لازم ہے وہ لازم رہے گا۔ لہٰذا ایک شخص مفعول کو ذکر کرتا ہے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا، تو آپ کہتے ہیں یہ ضَرَبَ کیا ہے؟ فعلِ متعدی ہے، توجہ ہے؟ اور ایک مفعول کو ذکر نہیں کرتا: ضَرَبَ زَیْدٌ، تو آپ یہ نہ کہیں یہ فعلِ لازم ہے بلکہ یہ بھی کیا ہے؟ یہ بھی فعلِ متعدی ہی ہے۔ تو مفعول کو ذکر کریں یا نہ کریں اس سے عبارت پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور فعل متعدی ہے تو متعدی ہی رہے گا۔ تو فعلِ

متعدی کا یہ معنیٰ نہیں کہ اس کے آگے مفعول ذکر ہوگا، توجہ ہے؟ فعلِ متعدی کا یہ معنیٰ نہیں کہ اس کے آگے مفعول ذکر ہوگا، بلکہ آپ اس فعل کے مفہوم پہ غور کریں ذہن میں، کہ اس فعل کا وقوع بغیر مفعول کے ہوسکتا ہے یا نہیں؟
مجھے بتایئے، بغیر مضروب کے، بغیر مفعول کے ضرب ہوسکتی ہے؟ کوئی مضروب نہ ہو آپ مجھے ضرب لگا کر دکھا سکتے ہیں؟ ضرب کے لیے ہمیشہ کیا چاہیے؟ مضروب، معلوم ہوا یہ فعلِ متعدی ہے۔ شرب کے لیے ہمیشہ کیا چاہیے؟ مشروب، مشروب کے بغیر شرب کر سکتے ہو؟ نہیں بھائی، تو معلوم ہوا شرب کیا ہے؟ فعلِ متعدی ہے۔ مشروب کو ذکر کریں یا نہ کریں، شَرِبْتُ، میں نے پیا۔ کیا پیا؟ میں نے بے شک ذکر نہیں کیا لیکن یہ فعل کون سا ہے؟ متعدی ہے، کیونکہ شرب کے لیے ہمیشہ کیا چاہیے؟ مشروب چاہیے۔ ضرب کے لیے ہمیشہ کیا چاہیے؟ مضروب چاہیے۔ ضَرَبْتُ، میں نے پٹائی کی، کس کی کی؟ میں نے نہیں ذکر کیا لیکن فعل کون سا ہے؟ متعدی ہے۔ تو فعلِ متعدی میں آپ نے لفظوں میں نہیں دیکھنا کہ مفعول ہے یا نہیں، اس کے مفہوم پر ذہن میں غور کرو کہ اس کے لیے مفعول کے بغیر یہ فعل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہوسکتا تو معلوم ہوا تو یہ فعلِ متعدی ہے اور اگر ہوسکتا ہے تو یہ فعلِ لازم۔ فَرَّ زَیْدٌ، زید بھاگا، اس کے لیے کسی مفعول کی ضرورت نہیں۔ مَاتَ زَیْدٌ، زید مر گیا، اس کے لیے کسی مفعول کی ضرورت نہیں۔ ضَحِکَ زَیْدٌ، زید ہنسا، اس کے لیے کسی مفعول کی ضرورت نہیں۔ لیکن ضَرَبَ زَیْدٌ، مفعول بے شک ذکر نہیں لیکن بغیر مضروب کے ضرب نہیں۔ شَرِبَ زَیْدٌ، بے شک مشروب ذکر نہیں لیکن شرب بغیر مشروب کے نہیں ہوسکتا۔ اور اسی طرح اَکَلَ، ء، چھوٹا ک اور ل، اَکَلَ یعنی کھانا، اَکَلَ بغیر ماکول کے نہیں ہوسکتا۔ بات سب کو سمجھ میں آ گئی؟
تو فعلِ لازم کس کو کہتے ہیں؟ جس کے لیے مفعول کی ضرورت نہ ہو۔ اور فعلِ متعدی کسے کہتے ہیں؟ جس کے لیے مفعول کی ضرورت ہو۔ کیا مفعول کا ذکر بھی ضروری ہے؟ نہیں، ذکر ہو یا نہ ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، بات سمجھ میں آ گئی؟

پھر بعض افعال ایک مفعول چاہتے ہیں، بعض دو مفعول چاہتے ہیں، بعض تین مفعول چاہتے ہیں۔ عام افعال ایک ہی مفعول چاہتے ہیں، کچھ افعال ہیں جو دو مفعول چاہتے ہیں۔ اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا، میں نے عطا کیا، میں نے دیا، زَیْدًا، کس کو؟ زید کو، دِرْھَمًا، کیا؟ درہم۔ دیکھا، اَعْطَیْتُ یہ فعل با فاعل ہے اور زَیْدًا مفعول ہے اور مفعولِ اول ہے اور دِرْھَمًا کیا ہے؟ مفعولِ ثانی ہے۔ تو عام افعال جو ہیں وہ ایک مفعول چاہتے ہیں، کچھ افعال ہیں وہ دو مفعول چاہتے ہیں، اور بہت تھوڑے سے افعال ہیں جو تین مفعول چاہتے ہیں۔ تو عام افعال کے لیے آپ نے دو دو مفعول نہیں تلاش کرنے بھائی، عام افعال کتنے مفعول چاہتے ہیں؟ ایک۔ چند ایک ہیں جو دو مفعول چاہتے ہیں اور بہت ہی تھوڑے سے ہیں جو

تین مفعول چاہتے ہیں۔تین مفعول۔

تو ہم جملہ فعلیہ کی ترکیب کر رہے تھے۔تو ایک فعلِ لازم ہے اور ایک فعلِ متعدی۔فعلِ لازم صرف فاعل پر بات پوری ہو جاتی ہے اور فعلِ متعدی میں فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول کی بھی ضرورت ہوتی ہے، لیکن مفعول کا عبارت میں ذکر ہونا ضروری نہیں۔اکثر مفعول حذف بھی کر لیتے ہیں، کبھی مفعول ذکر کر دیتے ہیں اور کبھی اس کو حذف کر دیتے ہیں۔لیکن حذف کرنے کا یہ معنیٰ نہیں کہ وہ فعل لازم بن گیا بلکہ وہ فعل متعدی ہی ہے، البتہ مفعول کو حذف کر لیا کیونکہ مفعول فضلہ ہوتا ہے۔ف،ض،ل اور ۃ۔مفعول کیا ہوتا ہے؟ فضلہ، فضلہ، ف کے فتحہ کے ساتھ، فضلہ کا معنیٰ زائد چیز، زائد چیز۔تو مفعول فضلہ ہوتا ہے۔

تو فعلِ لازم اور متعدی یہ ہیں بھائی۔ہاں، اردو میں بھی ان کی ایک پہچان ہے، کہیں آپ کو پریشانی ہو کہ یہ فعلِ لازم ہے یا متعدی۔فعلِ متعدی کا جب ترجمہ کریں گے تو اس کے اردو ترجمے میں عموماً "نے" کا لفظ آئے گا۔عموماً "نے" کا لفظ آئے گا۔زید نے کھانا کھایا، دیکھو "نے" آیا یا نہیں؟ معلوم ہوا کھانا کھانا یہ کون سا فعل ہے، لازم یا متعدی؟ متعدی ہے، کیونکہ ترجمے میں کیا آیا؟ "نے"۔زید نے پٹائی کی، یہ پٹائی کرنا کیا ہے؟ ضَرَبَ زَیْدٌ ترجمہ کرو؟ زید نے پٹائی کی، "نے" آ گیا، معلوم ہوا یہ کون سا فعل ہے؟ فعلِ متعدی۔اَکَلَ زَیْدٌ، زید نے کھایا، یہ کون سا فعل ہے؟ متعدی۔فَرَّ زَیْدٌ، زید بھاگا، فعلِ لازم۔شَرِبَ زَیْدٌ، زید نے پیا، فعلِ متعدی۔تو یہ اردو میں لفظِ "نے" آئے گا اس کے ترجمے میں عموماً بھائی، یہ ایک نشانی ہے۔

یاد رکھو، فعل جب بھی جملے میں آئے گا وہ ایک اسم کو ضرور رفع دے گا۔چاہے وہ فعلِ لازم ہو چاہے فعلِ متعدی، چاہے وہ فعلِ معروف ہو چاہے فعلِ مجہول، فعل جب بھی کلام میں آئے گا وہ ہمیشہ کیا کرے گا؟ کسی ایک اسم کو رفع دے گا۔اور جس اسم کو وہ رفع دے گا وہ اس کا فاعل یا نائب فاعل ہوگا۔فعلِ معروف ہے پیچھے تو یہ کیا کہلائے گا؟ فاعل۔فعلِ معروف اگر پیچھے ہو تو یہ کیا کہلائے گا؟ فاعل، اور اگر فعلِ مجہول ہے پیچھے تو یہ نائب فاعل کہلائے گا۔یہاں تک بات سمجھ میں آ گئی؟

پھر یاد رکھنا، فعل کا فاعل یا نائب فاعل ضمیر بھی ہو سکتی ہے اور اسمِ ظاہر بھی۔ضمیر بھی ہو سکتی ہے اور اسمِ ظاہر بھی۔یاد رکھو ایک ہے اسمِ ضمیر، ایک ہے اسمِ ظاہر، یہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل ہیں۔

ضمیریں آپ پڑھ چکے ہیں کہ پانچ قسم کی ہیں: مرفوع متصل، مرفوع منفصل، منصوب متصل اور منصوب منفصل، جبکہ مجرور صرف متصل ہوتی ہے منفصل نہیں۔تو یہ پانچ قسم کی ضمیریں ہیں اور باقی تمام اسم ان کے علاوہ وہ اسمِ ظاہر

کہلاتے ہیں۔

ضمیر بھی اسم ہے اور باقی بھی اسم ہیں۔ دنیا کے سارے اسم اکٹھے کرلیں، اس میں سے ضمیروں کو نکال دیں، یہ ستر ضمیریں ہیں بس، باقی سارے اسم اسمِ ظاہر کہلاتے ہیں۔ باقی سارے اسم؟ اسمِ ظاہر۔ جی، ھُوَ ضمیر ہے یا اسمِ ظاہر ہے؟ ضمیر ہے۔ اَنْتَ؟ ضمیر ہے۔ کِتَابٌ؟ اسمِ ظاہر۔ جو ضمیر نہیں وہ اسمِ ظاہر ہے، کِتَابٌ؟ قَلَمٌ؟ زَیْدٌ؟ عَمْرٌ و؟ بَکْرٌ؟ اَنَا؟ نَحْنُ؟ اَنْتَ؟ دیکھا، تو جو بھی ضمیر نہ ہو وہ اسم کیا کہلاتا ہے؟ اسمِ ظاہر۔

اب یاد رکھنا، فعل کے لیے ہمیشہ فاعل یا نائب فاعل ضرور چاہیے۔ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کہ فعل آئے اور آگے فاعل یا نائب فاعل نہ آئے۔ فعل جب بھی آئے گا وہ چاہے گا میں ایک اسم کو رفع دے دوں، توجہ ہے؟ فعل جب بھی آئے گا وہ کیا کرے گا؟ ایک اسم کو رفع دے گا۔ اور وہ فعل اگر معروف ہوا تو یہ اسم اس کا فاعل کہلائے گا اور اگر وہ فعلِ مجہول ہوا تو یہ اسم اس کا نائب فاعل کہلائے گا۔ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا فعل آجائے، آگے فاعل یا نائب فاعل نہ آئے۔ تو فعل جب بھی آئے گا کس کا تقاضا کرے گا؟ فاعل یا نائب فاعل کا۔ فعلِ معروف ہو تو کس کا؟ فاعل کا، فعلِ مجہول ہو تو نائب فاعل کا تقاضا کرے گا۔ اب یہ جو فاعل یا نائب فاعل ہے، یہ اسمِ ظاہر بھی ہوسکتا ہے اور ضمیر بھی، لیکن ہوگا ایک ہی۔ اگر ضمیر فاعل آگئی تو اسمِ ظاہر نہیں آسکتا آگے اور اگر اسمِ ظاہر فاعل آگیا تو ضمیر فاعل نہیں آسکتی۔ فعل کتنی چیزوں کو رفع دیتا ہے؟ ایک چیز کو۔ توجہ ہے؟ فعل کتنی چیزوں کو رفع دے گا؟ ایک چیز کو۔ اور وہ ایک جو ہے اسمِ ظاہر بھی ہوسکتا ہے اور ضمیر بھی۔ جب ضمیر آجائے تو اسمِ ظاہر فاعل نہیں اور اگر اسمِ ظاہر فاعل آجائے تو ضمیر فاعل یا نائب فاعل نہیں آسکتی۔ ضابطہ سمجھ میں آیا؟ پھر دہراؤ۔

فعلِ معروف ہو چاہے فعلِ مجہول، یہ ہمیشہ کس کا تقاضا کرے گا؟ فاعل یا نائب فاعل، یعنی فعل جب بھی آتا ہے وہ چاہتا ہے میں ایک اسم کو رفع دے دوں۔ جس اسم کو وہ رفع دے وہ اس کا فاعل یا نائب فاعل ہوگا۔ فعلِ معروف ہے تو فاعل ہوگا، فعلِ مجہول ہے تو نائب فاعل ہوگا۔

اور یاد رکھو، فاعل یا نائب فاعل کے علاوہ باقی جتنے لفظ جملے میں آئیں گے وہ یا منصوب ہوں گے یا مجرور ہوں گے۔ فعل جب جملے میں آجائے تو وہ صرف فاعل یا نائب فاعل کو رفع دے گا، باقی آگے جتنے لفظ آئیں گے وہ کیا ہوں گے؟ منصوب یا مجرور۔ اور مجرور بھی آپ آرام سے پہچان سکتے ہیں، مجرور تو دو ہی ہیں، معلوم ہوا باقی سارے کیا ہوں گے؟ منصوب ہوں گے۔ طریقہ سمجھ میں آگیا۔

ضَرَبَ زَیْدٌ، ترکیب کریں: ضَرَبَ فعل، زَیْدٌ مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ضَرَبَ

زَیْدٌ ترجمہ کریں؟ زید نے مارا، زید نے پٹائی کی۔

آپ کا ایک ساتھی کہتا ہے: بھائی، ضَرَبَ کے اندر ھُوَ ضمیر ہوتی ہے، وہ آپ نے نہیں نکالی، آپ کی ترکیب غلط ہے، ضَرَبَ کے اندر کیا ہوتی ہے؟ ھُوَ ضمیر۔ تو آپ جواب میں کیا کہیں گے؟ کہ بھائی فاعل یا نائب فاعل ایک آ سکتا ہے دو نہیں آ سکتے۔ جب ضَرَبَ نے زَیْدٌ کو رفع دے دیا اب اس کے اندر ضمیر نہیں ہے، یہ اس کو رفع نہیں دے سکتا۔ اور اگر اس کے اندر ضمیر نکالتے ہو تو یہ زَیْدٌ اس کا فاعل نہیں بن سکتا۔ فاعل یا نائب فاعل ایک آتا ہے ایک سے زیادہ نہیں۔ تو اگر صرف ضَرَبَ ہو تو پھر اس کے اندر ھُوَ ضمیر ہے اور اگر ضَرَبَ زَیْدٌ ہو پھر اس کے اندر ھُوَ ضمیر نہیں ہے۔ طریقہ سمجھ میں آ گیا۔

ضَرَبَ عَمْرًا۔ ضَرَبَ عَمْرًا، ترکیب کرو: ضَرَبَ فعل، آگے؟ ھُوَ ضمیر، ھُوَ اس کے اندر فاعل۔ بھائی ھُوَ ضمیر فاعل کیوں نکال رہے ہو؟ کیونکہ آگے کوئی فاعل نہیں ہے اور فعل جب بھی آئے ہمیشہ کس کا تقاضا کرتا ہے؟ فاعل یا نائب فاعل۔ یہ فعلِ معروف ہے یا مجہول؟ معروف، تو اس کے لیے کیا چاہیے؟ فاعل۔ اور فاعل آگے کوئی ہے؟ نہیں۔ عَمْرًا فاعل نہیں، کیونکہ فاعل تو کیا ہوتا ہے؟ مرفوع ہوتا ہے، یہ تو منصوب ہے۔ جب فاعل نہیں ہے تو فاعل تو ہر حال میں چاہیے تو اسی کے اندر کیا کرلو؟ ضمیر نکال لو۔ طریقہ سمجھ میں آیا؟

اچھا، فعل جب بھی آئے گا کس کا تقاضا کرے گا؟ فاعل یا نائب فاعل کا تقاضا کرے گا۔ اور یہ فاعل یا نائب فاعل ضمیر بھی آ سکتی ہے اور اسمِ ظاہر بھی۔ لیکن آئے گا ایک ہی، اگر فاعل یا نائب فاعل ضمیر آ گئی تو اسمِ ظاہر نہیں آ سکتا اور اسمِ ظاہر آ جائے تو ضمیر نہیں آ سکتی۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ کن صیغوں میں فاعل اسمِ ظاہر آ سکتا ہے اور کن میں نہیں، تو یاد رکھو: پہلا اور چوتھا صیغہ جو ہے، چاہے ماضی کا ہو چاہے مضارع کا ہو، پہلا صیغہ ماضی کا مثلاً کیا ہے؟ ضَرَبَ اور چوتھا کیا ہے؟ ضَرَبَتْ، جس کے آخر میں لمبی تا ہے۔ ضَرَبَ اور ضَرَبَتْ۔ اسی طرح مضارع کے اندر پہلا صیغہ کیا ہے؟ یَضْرِبُ اور چوتھا کیا ہے؟ تَضْرِبُ۔ یعنی پہلا صیغہ یعنی واحد مذکر غائب اور چوتھا صیغہ یعنی واحد مؤنث غائب۔ تو پہلا اور چوتھا صیغہ، ان دو صیغوں کا فاعل اسمِ ظاہر آ سکتا ہے۔ ان دو صیغوں کا فاعل اسمِ ظاہر آ سکتا ہے، باقی بارہ صیغے جو ہیں ان کا فاعل ہمیشہ ضمیر ہوتی ہے، کبھی بھی اسمِ ظاہر نہیں آئے گا۔

پہلا یا چوتھا صیغہ، ان کا فاعل کیا آ سکتا ہے؟ ضمیر بھی اور اسمِ ظاہر بھی۔ ضَرَبَ، پہلے اور چوتھے صیغے میں سے ہے کہ نہیں ہے؟ ہے، جب ہے تو اس ضَرَبَ کے لیے فاعل ضمیر بھی آ سکتی ہے اور اسمِ ظاہر بھی۔ آگے ضَرَبَ زَیْدٌ، یہ اسمِ ظاہر

ہے، یہ بھی فاعل بن سکتا ہے اور اگر یہ نہ ہو تو پھر اسی کے اندر کیا کریں گے؟ ضمیر۔ تو ضَرَبَ کے لیے فاعل ضمیر بھی آ سکتی ہے اور اسمِ ظاہر بھی لیکن آئے گا ایک ہی۔ اسی طرح ضَرَبَتْ ہے چوتھا صیغہ واحد مؤنث، ضَرَبَتْ کے اندر ھِیَ ضمیر ہے اور اگر آگے فاعل ظاہر آ گیا: زَیْنَبُ، ضَرَبَتْ زَیْنَبُ، تو اب ضَرَبَتْ کے اندر کوئی ضمیر نہیں ہے، توجہ ہے؟ اور اگر آگے زینب کوئی اسمِ ظاہر نہ ہو، پھر ضَرَبَتْ کے اندر کون سی ضمیر ہے؟ ھِیَ۔ تو پہلا اور چوتھا صیغہ، پہلا صیغہ ہے مذکر کا، چوتھا صیغہ ہے مؤنث کا، یہ دو صیغے جو ہیں ان کا فاعل اسمِ ظاہر بھی آ سکتا ہے اور ضمیر بھی۔ یہ جب آ جائیں تو آپ نے پھر غور کرنا ہے۔ جبکہ باقی بارہ صیغے آ جائیں چاہے ماضی کے چاہے مضارع کے، ان میں فاعل ہمیشہ ضمیر ہوگی جو اسی لفظ کے ساتھ جڑی ہوئی ہوگی یا اسی کے اندر چھپی ہوئی ہوگی، تو وہاں پھر آپ کو اسمِ ظاہر کو تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ توجہ ہے؟

ایک جملہ آیا، اس جملے کے شروع میں ہے ضَرَبَ۔ جب ضَرَبَ ہے، تو ضَرَبَ کے لیے فاعل اسمِ ظاہر آ سکتا ہے یا نہیں آ سکتا؟ آ سکتا ہے۔ تو اب اگلے لفظوں میں تلاش کریں کوئی اسمِ ظاہر اس کا فاعل تو نہیں بن رہا؟ اگر فاعل بن رہا ہو تو اس کو رفع دے دیں، اگر نہیں بن رہا تو اسی کے اندر کیا نکال لو؟ ضمیر نکال لو۔ اسی طرح ضَرَبَتْ کا صیغہ آیا کسی جملے کے شروع میں، تو ضَرَبَتْ کون سا صیغہ ہے؟ چوتھا۔ پہلے اور چوتھے کا فاعل ضمیر بھی آ سکتی ہے اور اسمِ ظاہر بھی، تو یہ ضَرَبَتْ چوتھا صیغہ ہے، لہٰذا آگے جملے کے اندر جو لفظ ہیں ان میں تلاش کرو کہ کوئی اس کا فاعل تو نہیں آ رہا؟ اگر کوئی فاعل اسمِ ظاہر ہے یہ اس کو کیا کرے گا؟ رفع دے گا، اگر کوئی اسمِ ظاہر فاعل نہیں تو اسی کے اندر کیا کر لو؟ ضمیر نکال لو۔ بات سمجھ میں آئی؟

تو حاصلِ کلام یہ، پہلا یا چوتھا صیغہ آئے تو اگلے لفظوں میں فاعل تلاش کرو۔ پہلا یا چوتھا صیغہ آئے تو اگلے لفظوں میں کس کو تلاش کرو؟ فاعل یا نائب فاعل، اگر یعنی فعلِ معروف ہے تو فاعل کو تلاش کرو، فعلِ مجہول ہے تو نائب فاعل کو۔ لیکن اگر پہلے یا چوتھے صیغے کے علاوہ باقی بارہ صیغوں میں سے کوئی صیغہ ہے تو پھر آگے تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے، اسی صیغے کے ساتھ جڑی ہوئی یا اس کے اندر چھپی ہوئی ضمیر فاعل یا نائب فاعل کی ہوگی، اسی کے اندر ضمیر جڑی ہوئی یا چھپی ہوئی فاعل یا نائب فاعل ہوگی۔

ہاں پھر دہراؤ۔ فعلِ معروف کے لیے ہمیشہ کیا چاہیے؟ فاعل، فعلِ مجہول کے لیے ہمیشہ کیا چاہیے؟ نائب فاعل۔ کیا کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ فعلِ معروف آ جائے اور فاعل نہ آئے؟ نہیں ہو سکتا۔ کیا کبھی ایسا ہو سکتا ہے فعلِ مجہول آ جائے اور فاعل نہ آئے؟ نہیں۔ فعلِ معروف آئے یا فعلِ مجہول، یہ ہمیشہ کس کا تقاضا کرتے ہیں؟ فاعل، اور فاعل ایک ہی

آ سکتا ہے دو یا زیادہ نہیں۔اور فاعل یا نائب فاعل ضمیر بھی ہوسکتی ہے اور اسمِ ظاہر بھی۔اسمِ ظاہر کسے کہتے ہیں؟ جو بھی اسم ہو لیکن ضمیر نہ ہو وہ کیا ہے؟ اسمِ ظاہر۔اور یہ اسمِ ظاہر کتنے صیغوں کے لیے فاعل بن سکتا ہے؟ دو صیغے، کون کون سے؟ پہلا اور چوتھا، چاہے ماضی میں ہو چاہے مضارع میں، جبکہ باقی بارہ صیغوں میں فاعل ہمیشہ کیا فاعل یا نائب فاعل ہمیشہ کیا ہوگا؟ ضمیر ہوگی۔

آیئے اب ماضی کے چودہ صیغے اور مضارع کے چودہ صیغے ان میں فاعل کی پہچان کر لیتے ہیں۔

جی، ضَرَبَ، اس کے اندر فاعل کیا ہے؟ ھُوَ ضمیر، شاباش۔تو اس کا اعراب بولو؟ مرفوع محلاً۔مرفوع کیوں؟ فاعل ہے، فاعل مرفوع ہوتا ہے، محلاً کیوں؟ ضمیر ہے مبنی ہے۔

جی، دوسرا صیغہ: ضَرَبَا، اس میں کیا ہے فاعل؟ یہ الف ہے، الف ہے، ضَرَبَا، یہ الف کیا ہے؟ فاعل۔اس الف کا اعراب بولو؟ مرفوع محلاً، شاباش۔مرفوع کیوں؟ فاعل ہے، محلاً کیوں؟ مبنی ہے۔

ضَرَبُوا، اس کے اندر فاعل بولو؟ واؤ ضمیر ہے، اعراب بولو؟ مرفوع محلاً۔

ضَرَبَتْ، اس کے اندر؟ ھِیَ ضمیر۔یہ جو تا ہے نا تا، یہ تانیث کی علامت ہے یہ ضمیر نہیں ہے۔باقی جتنے صیغوں کے ساتھ جو جو حروف جڑے ہیں وہ ساری ضمیریں ہیں، لیکن یہ جو چوتھے صیغے کے ساتھ تا جڑ جاتی ہے یہ تانیث کی علامت ہے ضمیر نہیں۔ضَرَبَا میں دیکھو الف کیا تھا؟ فاعل، ضَرَبُوا میں واؤ کیا تھا؟ فاعل، لیکن ضَرَبَتْ میں یہ تا فاعل نہیں، یہ تانیث کی علامت ہے، یہ صرف اتنا بتاتی ہے کہ یہ فعل جس ذات کی طرف اس کی نسبت جس چیز کی طرف اس کی نسبت کی جا رہی ہے وہ مؤنث ہے۔

اچھا اگلا صیغہ: ضَرَبَتَا، اس میں؟ الف ہے، یہ تا وہی والی ہے ضَرَبَتْ والی تا ہے، آخر میں الف بھی جڑ گیا تو یہ الف تثنیہ کی ضمیر ہے۔اچھا پھر دوبارہ دیکھو، ضَرَبَ کے اندر کون سی ضمیر؟ ھُوَ، یہ کون سی ضمیر ہے؟ واحد مذکر غائب۔ضَرَبَا، اس میں فاعل کیا ہے؟ الف، یہ الف کون سی ضمیر؟ جو صیغہ ہو وہ بول دیا کرو، یہ الف کون سی ضمیر؟ تثنیہ مذکر غائب، وہ دو آدمی۔اچھا، ضَرَبُوا، اس میں فاعل کیا؟ واؤ، یہ واؤ کون سی ضمیر ہے؟ جمع مذکر غائب، وہ سب آدمی۔ضَرَبَتْ، اس کے اندر؟ ھِیَ، ھِیَ کون سی ضمیر؟ واحد مؤنث غائب۔ضَرَبَتَا، اس میں؟ الف، یہ الف کون سی ضمیر؟ تثنیہ مؤنث غائب۔

دیکھا ضَرَبَا میں ایک الف تھا وہ تثنیہ مذکر غائب کا تھا اور ضَرَبَتَا میں جو الف ہے وہ تثنیہ مؤنث غائب۔

ضَرَبْنَ، اس میں فاعل کیا؟ نون ہے، اس میں کیا ہے؟ نون ہے، ضَرَبْنَ، توجہ ہے؟ اس کا اعراب بولو؟ مرفوع محلاً،

مرفوع کیوں؟ فاعل ہے، محلاً کیوں؟ مبنی ہے۔
اور یہ نون کون سی ضمیر ہے؟ جمع مؤنث غائب۔
ضَرَبْتَ، اس کے اندر تا ضمیر ہے۔ تا ضمیر ہے۔ ت نہ کہنا، ت نہیں، تا ضمیر ہے۔ وہ اسم جو ایک حرف پر مشتمل ہو، جب اس کا نام لینا ہو تو وہ نام لیتے ہیں جو حروفِ تہجی میں تھا۔ ضَرَبْتَ، اس کے آخر میں یہ جو حرف جڑا ہوا ہے اس کا نام کیا ہے؟ تا ہے، تو بعض کہتے ہیں ت فاعل، ت نہیں بھائی، تا فاعل، کیا ہے؟ تا فاعل۔
دیکھو ضَرَبَ، ضَرَبَا، جی فاعل کیا ہے؟ الف۔ آ کیوں نہیں کہتے؟ ضَرَبْتَ میں بعض ت کہتے ہیں، تو ضَرَبَا میں کیا کہنا چاہیے؟ آ فاعل، کیا کہنا چاہیے؟ آ فاعل۔ میں نے بتایا جو اسم ایک حرف پر مشتمل ہو، آپ اس کا نام لینا چاہتے ہیں تو کون سا نام لیں گے؟ حروفِ تہجی میں، حروفِ تہجی میں یہ ضَرَبَا کے آخر میں کیا ہے؟ الف، ضَرَبُوا اس میں کیا ہے؟ واؤ، دیکھا۔
اچھا، تو ضَرَبْنَ تک ہم پہنچ گئے تھے۔ ضَرَبْتَ، اس میں فاعل کی ضمیر کون سی؟ تا ضمیر، اور اعراب بولو؟ مرفوع محلاً۔ مرفوع محلاً، تو کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ مرفوع نہیں یہ منصوب ہے، ضَرَبْتَ دیکھو میں تا پر زبر پڑھ رہا ہوں، تو آپ کیا کہیں گے؟ یہ تا کی حرکت ہے، یہ اعراب نہیں، تو یہ مرفوع محلاً۔ اور یہ کون سی ضمیر ہے؟ واحد مذکر حاضر۔
ضَرَبْتَ، ضَرَبْتُمَا، یہ تُمَا کون سی ضمیر؟ تثنیہ مذکر حاضر، اور اعراب بولو؟ مرفوع محلاً۔
ضَرَبْتُمْ، اس کے اندر فاعل کی ضمیر کون سی ہے؟ تُمْ ضمیر، اعراب بولو؟ مرفوع محلاً، اور یہ ضمیر کون سی ہے؟ جمع مذکر حاضر۔
ضَرَبْتِ، اس کے اندر فاعل کیا ہے؟ تا ضمیر۔ یہاں بھی تا، دیکھو ایک حرف ہے نا تو نام لینا ہے وہ جو حروفِ تہجی میں اس حرف کو کیا کہتے ہیں؟ تا کہتے ہیں، تو اس کا فاعل بھی تا۔ اور اعراب بولو؟ مرفوع محلاً، اور یہ جو زیر ہے یہ؟ یہ اس کی حرکت ہے اعراب نہیں، اور یہ کون سی ضمیر ہے؟ واحد مؤنث حاضر، جو صیغہ ہے وہ بول دیا کریں، اور ضَرَبْتُمَا یہ کون سی ضمیر ہے؟ تثنیہ مؤنث حاضر، اور یہ فاعل ہے، اس کا اعراب بولو؟ مرفوع محلاً۔
ضَرَبْتُنَّ، اس میں فاعل کیا؟ تُنَّ ضمیر، اس کا اعراب بولو؟ مرفوع محلاً، اور یہ کون سی ضمیر؟ جمع مؤنث حاضر۔
ضَرَبْتُ، ضَرَبْتُ میں؟ تا ضمیر۔ یہ تا جڑی ہوئی ہے ساتھ، یہ کہو، انا نہیں، تا ہے۔ ضَرَبْتُ میں تا ضمیر۔ میں نے بتایا تھا یہ جتنے صیغے ہیں، جو جو حرف ان کے ساتھ جڑتے جا رہے ہیں یہ سب ضمیریں ہیں سوائے ضَرَبَتْ کی تا کے۔ صرف ضَرَبَتْ کی جو تا ہے وہ تانیث کی علامت ہے وہ ضمیر نہیں، باقی چاہے الف جڑ رہا ہے، چاہے واؤ، چاہے نون، چاہے تا، یہ سب کیا ہیں؟ ضمیریں ہیں، ضمیریں ہیں۔ تو ضَرَبْتُ میں فاعل کیا ہے؟ تا ضمیر، اور اس کا اعراب بولو؟ مرفوع محلاً۔ کوئی

کہے گا کہ مرفوع محلاً کیسے، ضَرَبْتُ، میں تو با قاعدہ رفع کا تلفظ کر رہا ہوں، یہ مرفوع لفظاً ہے، آپ کیا کہیں گے؟ یہ حرکت ہے، یہ مبنی ہے، ضمیر ہے، ضمیر مبنیات میں سے ہے بھائی۔ اور کون سی ضمیر ہے؟ واحد متکلم۔

اور ضَرَبْنَا، اس میں فاعل کیا؟ نَا ضمیر، اعراب بولو؟ مرفوع محلاً، اور یہ کون سی ضمیر ہے؟ جمع متکلم کی۔ طریقہ سمجھ میں آ گیا؟ اب اسی میں ذرا فعلِ مجہول لے آؤ۔ ضُرِبَ، اس کے اندر کون سی ضمیر؟ ھُوَ، اعراب بولو؟ مرفوع محلاً، کیوں؟ مرفوع کیوں؟ نائب فاعل ہے، یہ کیا ہے؟ نائب فاعل۔

ضُرِبُوْا، اس کے اندر؟ واوَ، یہ کیا ہے؟ مرفوع محلاً، مرفوع کیوں؟ نائب فاعل۔ بس یہ آپ نے خیال رکھنا ہے، فعلِ معروف کے لیے کیا چاہیے؟ فاعل، فعلِ مجہول کے لیے کیا چاہیے؟ نائب فاعل۔

اسمِ ظاہر کتنے صیغوں کے لیے فاعل یا نائب فاعل بن سکتا ہے؟ دو صیغے، کون کون سے؟ پہلا اور چوتھا۔ یہ تو تھا ماضی۔ اب مضارع میں ذرا آ جاؤ، مضارع میں۔

یَضْرِبُ، اس کے اندر؟ ھُوَ ضمیر۔ یہ یا کو کیوں نہیں فاعل بناتے؟ یاد رکھو ایک اور قیمتی بات۔ یاد رکھو، فاعل یا نائب فاعل جب بھی آئے گا، فعل کے بعد آئے گا، فعل پر مقدم نہیں ہوسکتا۔ مفعول فعل پر مقدم ہوسکتا ہے، فاعل یا نائب فاعل فعل پر مقدم نہیں ہوسکتا۔ دیکھو کتنی قیمتی باتیں ہیں، یہ چار چھ قیمتی باتیں ہیں ان کو ذہن میں رکھو، پھر کوئی مشکل نہیں فعل کی ترکیب۔ فعل کے لیے ہمیشہ کیا چاہیے؟ فاعل یا نائب فاعل، اور وہ فاعل یا نائب فاعل ایک ہی ہوسکتا ہے، ایک سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ اور فاعل یا نائب فاعل ضمیر بھی ہوسکتی ہے اور اسمِ ظاہر بھی ہوسکتا ہے، لیکن اسمِ ظاہر صرف کتنے صیغوں کے لیے آ سکتا ہے؟ دو صیغے، وہ پہلا اور چوتھا۔ اگر وہ صیغے آئیں تو پھر آگے تلاش کرو کوئی اسمِ ظاہر تو نہیں فاعل یا نائب فاعل بن رہا؟ اگر آگے کوئی فاعل یا نائب فاعل نہ ملے پھر انہی کے اندر کیا نکال لو؟ ضمیر۔ جبکہ باقی صیغے جب آ جائیں تو پھر آپ کو فاعل یا نائب فاعل آگے تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ نیز ایک اور قیمتی ضابطہ کہ یہ جو فاعل یا نائب فاعل ہے، کبھی بھی فعل پر مقدم نہیں ہوسکتا، ہمیشہ فعل کے بعد آئے گا۔ ہمیشہ فعل کے بعد آئے گا۔ جس کو فعل نے رفع دینا ہے، فعلِ معروف کس کو رفع دیتا ہے؟ فاعل کو، فعلِ مجہول کس کو رفع دیتا ہے؟ نائب فاعل۔ یہ جو فاعل یا نائب فاعل ہیں، یہ فعل کے بعد آتے ہیں کبھی اس پر مقدم نہیں، لہٰذا اگر کوئی اعتراض کرے: یَضْرِبُ، اس کے اندر کون سی ضمیر؟ ھُوَ ضمیر۔ ضَرَبَ، ضَرَبَا، ضَرَبُوْا، ضَرَبُوْا میں کون سی ضمیر؟ واوَ۔ دیکھا، ایک حرف کا اضافہ ہوا آپ نے کہا یہ فاعل کی ضمیر ہے، اور یَضْرِبُ کے شروع میں یا ہے، اس کو کیوں نہیں فاعل بناتے؟ ہاں شاباش، آپ جواب دیں گے کہ یہ علامتِ مضارع ہے، فاعل نہیں، کیونکہ یہ یا ضَرَبَ پر مقدم ہوگئی، اور فاعل یا نائب فاعل کبھی بھی فعل پر مقدم نہیں ہوسکتا،

فعل کے بعد آ کر جڑ سکتا ہے، فعل سے پہلے نہیں آ سکتا۔

تو یَضْرِبُ کے اندر کون سی ضمیر؟ ھُوَ۔

یَضْرِبَانِ، اس میں یاد رکھو یہ کچھ صیغوں میں نونِ اعرابی آتا ہے۔ نونِ اعرابی، یہ ضمیر نہیں ہے، یَضْرِبَانِ، یہ نون اعرابی ہے، اور یہ الف جو ہے اس فاعل کی ضمیر ہے۔ یہ نونِ اعرابی دیکھو حالتِ نصبی اور جزمی میں گر جاتا ہے۔ لَمْ یَضْرِبُ، لَمْ یَضْرِبَا، نون گر گیا یا نہیں؟ تو اس کا اگر یہ ضمیر ہوتا پھر تو فاعل کے بغیر فعل آ جاتا، اور فاعل کے بغیر فعل آ سکتا ہے؟ نہیں، معلوم ہوا یہ نون اعرابی۔ اسی طرح لَنْ یَّضْرِبَا، دیکھو اب بھی نون گر گیا۔ لَنْ یَّضْرِبَ، لَنْ یَّضْرِبَا، وہ نون گر گیا۔ تو یہ نون کیا ہے؟ اعرابی، اور نونِ اعرابی سات صیغوں میں آتا ہے۔ جمع مؤنث کے جو دو صیغے ہیں ان میں جو نون ہے وہ ضمیر ہے، باقی جتنے نون ہیں وہ سب کیا ہیں؟ نونِ اعرابی۔ کون سے دو صیغوں میں نون ضمیر ہے؟ جمع مؤنث، یَضْرِبُ، یَضْرِبَانِ، یَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبُ، تَضْرِبَانِ، یَضْرِبْنَ، یہ جمع مؤنث غائب کا صیغہ، اسی طرح آگے تَضْرِبُ، تَضْرِبَانِ، تَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبِیْنَ، تَضْرِبَانِ، تَضْرِبْنَ، یہ جمع مؤنث کا صیغہ جو ہے۔ تو جمع مؤنث کے جو دو صیغے ہیں، ایک جمع مؤنث غائب، ایک جمع مؤنث حاضر، یہ دو جو نون ہیں، یہ دونوں نون ضمیریں ہیں، باقی جتنے نون ہیں وہ کیا ہیں؟ اعرابی ہیں، وہ صرف بتلاتے ہیں کہ یہ فعل مرفوع ہے، منصوب یا مجزوم نہیں۔

اسم میں آتا ہے رفع، نصب، جر۔

فعلِ مضارع میں آتا ہے رفع، نصب، جزم۔

رفع، نصب، جزم۔

یَضْرِبُ: رفع۔

لَنْ یَّضْرِبَ: نصب۔

اور لَمْ یَضْرِبْ: جزم۔

بات سمجھ میں آ گئی۔

تو یَضْرِبُ میں کون سی ضمیر؟ ھُوَ۔

یَضْرِبَانِ میں؟ الف اور نون اعرابی۔

یَضْرِبُوْنَ میں؟ واؤ اور نون اعرابی۔

تَضْرِبُ میں؟ ھِیَ ضمیر۔

تَضْرِبُ، دیکھو تَضْرِبُ، ت ہے پھر ض، ر، ب۔ بھائی ض، ر، ب یہ تو فعل کا مادہ ہے، اس کے بعد کوئی اور حرف ہے؟

نہیں، لہٰذا ضمیر اس کے اندر چھپی ہوئی ہے۔

پھر آگے تَضْرِبَانِ، اس میں؟ الف۔

یَضْرِبْنَ، اس میں؟ نون ہے، یہ نونِ اعرابی نہیں ہے، یہ جمع مؤنث کے صیغے میں۔

پھر آگے تَضْرِبُ، تَضْرِبُ، ساتواں صیغہ، تَضْرِبُ، ت، ض، ر، ب۔ تا تو فعل پر مقدم ہے، وہ فاعل ہو سکتی ہے؟ نہیں، وہ علامتِ مضارع ہے۔ ض، ر، ب یہ تو فعل کا مادہ ہے، اس کے بعد کوئی حرف جڑا ہوا ہے؟ نہیں جڑا ہوا، اور صیغہ کون سا؟ واحد مذکر حاضر، تو اسی کے اندر ضمیر نکال لو جو چھپی ہوئی ہے، اَنْتَ ضمیر ہے، تَضْرِبُ کے اندر؟ اَنْتَ۔

تَضْرِبَانِ میں؟ الف ہے اور نون اعرابی۔

تَضْرِبُوْنَ؟ واؤ اور یہ نون اعرابی۔

تَضْرِبِیْنَ؟ اس میں یا ہے، نون اعرابی ہے۔ تَضْرِبِیْنَ، یہ جمع مؤنث کا صیغہ ہے؟ نہیں، جمع مؤنث کے تو دو ہی صیغے ہیں نا، چھٹا اور بارہواں۔ وہ دو نون جو ہیں وہ ضمیریں ہیں، باقی نون کیا ہیں؟ اعرابی۔ تو تَضْرِبِیْنَ اس کے اندر ضمیر کیا ہے؟ یا، اور نون؟ اعرابی۔ بھائی آپ اس کو حالتِ نصبی، جزمی میں لے جاؤ آپ کو خود پتہ چل جائے گا۔ تَضْرِبِیْنَ اور لَمْ لے آؤ، لَمْ تَضْرِبِیْ، نون گر گیا یا نہیں؟ اور لَنْ تَضْرِبِیْ، دیکھو نون گر گیا۔ ضمیر، اگر یہ فاعل ہوتا، ضمیر ہوتی تو یہ تو فاعل ہوتی، اور فاعل کے بغیر فعل رہ جاتا، اور فاعل کے بغیر فعل رہ سکتا ہے؟ نہیں، معلوم ہوا یہ نونِ اعرابی ہی تھا۔ تو ضمیر کیا ہے؟ یا۔

تَضْرِبَانِ؟ الف۔

تَضْرِبْنَ؟ نون۔

اَضْرِبُ، اَضْرِبُ، ض، ر، ب کے بعد کوئی حرف ہے؟ نہیں، تو صیغہ کون سا؟ واحد متکلم، تو اس کے اندر ضمیر چھپی ہوئی نکال لو، اَنَا ضمیر۔

اور نَضْرِبُ؟ نَحْنُ۔

بات سمجھ میں آ گئی؟ تو یہ فعل کے اندر ضمیریں ہیں۔ فعلِ معروف ہو تو یہی فاعل بنیں گے اور فعلِ مجہول ہو تو یہی نائب

الفاعل بنیں گے۔طریقہ سمجھ میں آ گیا؟

چلیے بس کرتے ہیں بھائی، بات اچھی طرح سمجھ میں آ گئی؟ کل پھر یہ جملہ فعلیہ کی با قاعدہ ہم ترکیب شروع، جملے لکھ کر ان کی ترکیب شروع کر دیں گے،تو یہ ایک مرتبہ پھر یہ دہرالینا یہ جتنی باتیں میں نے کی ہیں۔چلیے بس بھائی، ھٰذَا اٰخِرُ الْمَرَامُ وَاللہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْکَلَامِ۔

العبد: نالائق انعام الحسن امروہی

متعلم جامعہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ، یوپی، انڈیا

۲۳/ ربیع الاول ۱۴۴۷ھ مطابق ۶/ستمبر ۲۰۲۶ء

بوقت ۲/ بجکر ۲۶/ منٹ ظہرِ دوشنبہ